DAILY KHABRAIN
روزنامہ خبریں
15 جون 1997ء
سنڈے میگزین

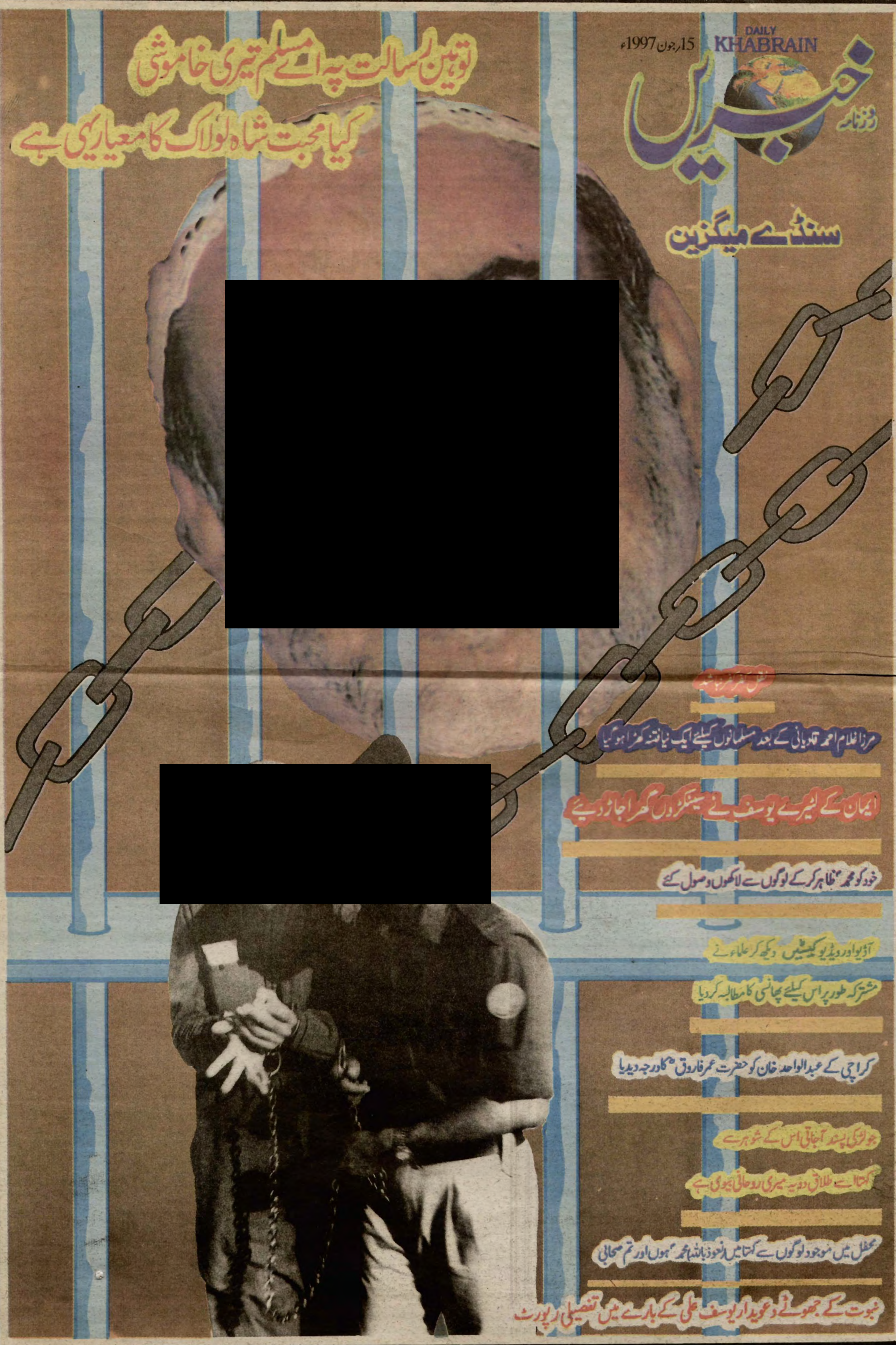

سپیشل رپورٹ

نقل کفر کفر نباشد' مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد مسلمانوں کیلئے ایک نیا فتنہ کھڑا ہو گیا

ایمان کے لٹیرے یوسف نے سینکڑوں گھر اجاڑ دیئے

نبوّت کے جھوٹے دعویدار یوسف کے بارے میں تفصیلی رپورٹ

رپورٹ: میاں غفار

مارچ 1997ء کے دوسرے عشرے میں لاہور کے چند معزز شہریوں کا ایک وفد روزنامہ "خبریں" کے دفتر میں میرے پاس آیا اور مجھے بتایا کہ لاہور ہی کا ایک رہائشی محمد یوسف علی جو ابوالحسنین کے قلمی نام سے مقامی روزنامہ میں تعمیر ملت کے نام سے کالم لکھتا ہے اپنی انفرادی ملاقاتوں میں مختلف افراد کو بتاتا ہے کہ وہ ہی (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہیں اور پھر اپنے آپ پر درود بھیجنے کیلئے ان لوگوں کو کہتا ہے اور ان لوگوں کو جنہیں دیدار ہو چکا ہوتا ہے صحابی کا درجہ دیتا ہے۔ پھر اس سے بھی آگے جاکر قرآن پاک کی توہین کرتے ہوئے کہتا ہے، غلط ترجمہ کرتا ہے اور پھر اپنی تقریر میں یہ فقرہ کہتا ہے "یہ آیات بہت شرارتی ہیں" پھر کہیں وہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور بھی گستاخی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

ان لوگوں نے بتایا کہ نبی آخر الزماں حضرت محمدؐ کے دیدار کے نام پر یہ شخص اپنا دیدار کرواتے ہوئے کہتا ہے انا محمد اور پھر کہتا ہے کہ میں محمد (نعوذ باللہ) ہوں مگر میں نے خود کو چھپا رکھا ہے پھر سامنے بیٹھا ہوا شخص کنفیوژ ہو جاتا ہے اور بعض لوگ اس کو محمدؐ مان بھی لیتے ہیں۔ ان شہریوں نے مجھے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ بھی فراہم کیں جو یوسف علی کی ملتان روڈ پر واقع ایک مسجد بیت الرضا میں ریکارڈ کی گئی تھیں۔ میں نے ان افراد کی طرف سے فراہم کردہ کیسٹوں اور تحریری مواد کو چیف ایڈیٹر روزنامہ "خبریں" ضیا شاہد کو فراہم کیا اور ان افراد کی ملاقات کروائی۔ اس دوران کراچی کا ایک روزنامہ اُمت اور ہفت روزہ تکبیر یوسف علی کے بارے میں بہت کچھ شائع کر چکا تھا کہ یوسف علی خود کو محمدؐ (نعوذ باللہ) کہتا ہے اور خود کو محمدؐ ظاہر کر کے اپنے مریدوں سے لاکھوں روپیہ وصول کر چکا ہے۔ بعض نوجوان اور خوبرو لڑکیوں سے روحانی نکاح کر چکا ہے اور ان خواتین کو ازواج مطہرات اور امہات المومنین کا درجہ دیتا ہے اور پھر ان میں سے بعض کو جنسی تشدد کا نشانہ بھی بنا چکا ہے۔

میں نے جب ان افراد کی طرف سے فراہم کی جانے والی آڈیو ویڈیو کیسٹوں کو سنا تو تمام الزامات بہت حد تک درست پائے گئے۔ اس صورت حال پر میں نے ٹیلی فون پر ابوالحسنین محمد یوسف علی سے رابطہ کیا اور اسے بتایا کہ بعض لوگ اس پر نبوت کے دعوے کا الزام عائد کر رہے ہیں۔ آپ کا موقف کیا ہے تو خاصی لیت و لعل کے بعد یوسف علی نے مجھے ملاقات کا وقت دے دیا چنانچہ طے شدہ وقت کے مطابق میں ڈیفنس میں واقع اس کی رہائش گاہ 218 کیو میں گیا جہاں میری یوسف علی سے مفصل گفتگو ہوئی جس کی چند باتیں اس طرح سے ہیں۔

خبریں:۔ کیا آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

یوسف علی:۔ میں نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا البتہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافت عظمیٰ عطا ہوئی ہے اور جب سے یہ عطا ہوئی ہے ہمیں حضرت کہا جانے لگا ہے اور یہ خلافت اس وقت تک عطا نہیں ہوتی جب تک انسانی جسم سے (SEX) کا عنصر ختم نہ ہو جائے اور مجھ سے SEX کے عنصر سمیت تمام جسمانی قوتیں تین سال قبل چھین لی گئی تھیں۔ میں ہر انسان کے اندر اللہ اور محمدؐ کے نور کو موجود سمجھتا ہوں۔

خبریں:۔ کراچی اور لاہور کی بعض کنواری اور شادی شدہ خواتین جنہوں نے (نعوذ باللہ) محمدؐ کی حیثیت سے آپ کا دیدار کیا اور آپ کے اعلان کے بعد آپ کے روحانی نکاح میں بھی آئیں اور پھر آپ اپنی محفلوں میں انہیں اپنی روحانی بیویاں اور ازواج مطہرات قرار دیتے ہیں اور بعض تو ابھی تک آپ کے سحر میں مبتلا ہیں اور اپنے ناموں کے ساتھ آپ کی نسبت سے یوسف علی یا مصطفیٰ لکھتی ہیں۔ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

یوسف علی:۔ میری ایک ہی بیوی ہے طیبہ یوسف علی۔ میں ان تمام خواتین کو نہیں ملا مگر یہ خواتین بھی اپنی جگہ پر سچی ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ خواتین مجھ سے ملی ہوں یا پھر میرا کوئی ہم شکل ان سے ملتا ہو۔ ویسے میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ یہ خواتین اس لئے بھی سچی ہو سکتی ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ بھی اپنے پیاروں اور نیک بندوں کی شکل میں لوگوں سے آ کر ملتے ہیں۔ اللہ پاک کسی بھی انسانی شکل میں دنیا میں آ سکتے ہیں اور یہ اللہ کی مرضی ہے کہ وہ کس شکل میں دنیا پر آنا پسند کرتے ہیں۔

یہ کسی قوم کی اہانت کا نہیں توہین رسالتؐ کا معاملہ ہے

یوسف نے خود کو (نعوذ باللہ) محمدؐ ظاہر کر کے لوگوں سے لاکھوں وصول کئے

لاہور میں کوٹھی خریدنے کیلئے لوگوں سے رقم مانگتا رہا

خبریں:۔ آپ نے ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی نامی ادارہ بنا رکھا ہے اس کا ہیڈ آفس کہاں ہے۔ ممبران کون ہیں' ایڈریس کیا ہے اور اس کا وجود کب ہوا؟

یوسف علی:۔ ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا ڈائریکٹر جنرل میں خود ہوں۔ عملی طور پر ورلڈ اسمبلی کا صدر دفتر پاکستان میں ہے مگر روحانی طور پر مدینہ شریف میں۔ اس کا فی الحال ایڈریس تو میرے گھر ہی کا ہے اور میرے علاوہ فی الحال اس کا کوئی عہدیدار نہیں اور یہ دس سال قبل قائم ہوئی تھی۔

خبریں:۔ آپ نے محمدؐ کی حیثیت سے اپنا دیدار کروا کر لوگوں سے لاکھوں کروڑوں روپے لوٹے ہیں؟

یوسف علی:۔ جس کسی نے مجھ سے پیسے لینے ہیں وہ آئیں اور ثبوت دکھا کر مجھ سے رقم واپس لے لیں۔ میں رقم واپس کرنے کو تیار ہوں۔

خبریں:۔ جو خواتین اور حضرات آپ کو محمدؐ رسول اللہ سمجھتے ہیں کیا وہ غلطی پر ہیں؟

یوسف علی:۔ خاموش رہے اور جواب نہ دیا۔ پھر انہوں نے اپنے میز کی دراز میں سے ایک فائل نکال کر دکھائی جس میں انہوں نے کراچی اور لاہور کے بعض سینئر ڈاکٹروں کے لیٹر پیڈ پر لکھوا رکھا تھا کہ وہ جنسی طور پر مفلوج ہیں۔

یوسف علی کے اس انٹرویو کے بعد میں نے روزنامہ خبریں اور عالمی تحریک تحفظ ختم نبوت کے اشتراک سے ٹمپل روڈ پر واقع لاہور پیلس میں مختلف دینی جماعتوں کے نمائندوں کو اکٹھا کیا۔ وکلاء اور دانشوروں کو بلایا اور ابوالحسنین یوسف علی کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ دکھائی۔ اس موقع پر موجود تمام افراد نے متفقہ طور پر یوسف علی کو مرتد 'گستاخ رسولؐ' اور کذاب قرار دیتے ہوئے توہین رسالتؐ کا ملزم قرار دیا۔ اس موقع پر متفقہ طور پر قرارداد منظور ہوئی جس پر مندرجہ ذیل افراد نے دستخط کئے۔

1۔ مولانا زبیر احمد ظہیر مرکزی امیر جماعت اہل حدیث لاہور۔

2۔ ریاض الحسن گیلانی سینئر ایڈووکیٹ سابق مشیر وفاقی شرعی عدالت۔

3۔ مولانا محمد شفیع جوش۔

4۔ جنرل (ر) محمد حسین انصاری۔

کذاب یوسف کون ہے؟

یوسف علی 50 سال قبل فیصل آباد کی تحصیل جڑانوالہ کے ایک شخص وزیر علی کے گھر پیدا ہوا۔ اس کے دو بھائی اور پانچ بہنیں ہیں۔ یہ سب سے بڑا ہے اس کے ایک بھائی ناصر نصراللہ وحید نے آج سے دس بارہ سال قبل سعودی عرب میں زہریلی چیز کھا کر خودکشی کر لی تھی۔ ناصر کا سب سے قابل اعتماد اور عزیز دوست محمود جو ملتان روڈ پر آج کل ایک کارخانہ چلا رہا ہے مگر ان دنوں سعودی عرب میں ناصر نصراللہ

تمام مکاتیب فکر کے علماء پر سخت تنقید کرتا اور انہیں جاہل قرار دیتا

وحید کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا تھا۔ خودکشی کی وجہ بیان کرتے ہوئے روزنامہ "خبریں" کو بتاتا ہے کہ وہ چھٹی پر پاکستان آیا ہوا تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ ناصر نے غلطی سے کوئی زہریلی چیز کھا لی ہے اور وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں ہے۔ محمود نے بتایا کہ وہ اپنی چھٹی مختصر کر کے واپس سعودیہ پہنچا اور ہسپتال میں ناصر سے ملاقات کی تو ناصر نصراللہ وحید نے بتایا کہ ایک روز اس کی طبیعت خراب ہوگئی تو وہ چھٹی لے کر گھر چلا گیا وہاں دروازوں کو مقفل کرنے کا رواج کم ہی ہوتا ہے ناصر جب گھر داخل ہوا تو اس نے اپنے بڑے بھائی محمد یوسف علی کو جو ہمارے ساتھ ہی رہتا تھا اپنی بیوی کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں دیکھ لیا۔ اس نے آہنی راڈ لے کر بیوی کو مارنے کی کوشش کی تو بیوی نے کھل کر یوسف علی کا ساتھ دیا پھر دونوں نے مل کر اسے زدوکوب کیا اور کوثر نے واشگاف الفاظ میں کہا ہاں میرا یوسف سے تعلق ہے؟ جس پر ناصر نصراللہ وحید نے زہر کھا لیا۔ ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دے دیا اور وہ پاکستان آ کر دوران علاج انتقال کر گیا۔

یوسف علی فوج کا کمیشنڈ آفیسر تھا اور کپتان کے عہدے پر ہی اس نے فوج سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔ پھر وہ سعودی عرب چلا گیا مگر سعودی عرب جانے سے قبل اس نے ایم اے اسلامیات کیا اور پاکستان کے مختلف دینی اداروں سے مستفید ہونے کے بعد وہ ایران بھی گیا اور دینی تعلیم حاصل کی۔ یوسف علی کی شادی طیبہ نامی ایک خاتون سے ہوئی جو گلبرگ گرلز کالج لاہور میں لیکچرار ہے۔ اس کی بیٹی فاطمہ ڈاکٹر ہے جبکہ ایک بیٹا حسنین انجینئرنگ یونیورسٹی کا طالب علم جبکہ دوسرا بی اے کا طالب علم ہے۔

کئی سال تک یوسف علی جدہ میں مقیم رہا۔ اس کی بظاہر کوئی ڈیوٹی نہ تھی وہ ترکی کے کسی ادارے کا ملازم تھا مگر سعودی عرب میں ہی مقیم تھا۔ کوئی کام نہ کرتا مگر اس سے ہر ماہ تنخواہ مل جاتی تھی۔ سعودی عرب میں وہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کے گھر میں مہمانوں کے خدمت گزار کی حیثیت سے مقیم رہا مگر اس دوران اس نے ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کے دنیا بھر کے آنے والے مہمانوں سے ورلڈ اسمبلی کے نام پر پیسے بٹورنے کا کام شروع کر دیا اور خود کو ورلڈ اسمبلی کا خزانچی جبکہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کا تعارف ورلڈ اسمبلی کے ڈائریکٹر جنرل کی حیثیت سے کراتا رہا۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کو جب یوسف علی کی اس لوٹ مار کا علم ہوا تو انہوں نے اسے گھر سے نکال دیا پھر وہ مدینہ شریف میں ہی کسی اور جگہ کرائے پر رہنے لگا۔ 1988ء میں ایک دن رات کے وقت روضۂ رسولؐ پر وہ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک سے ملا اور انہیں کہنے لگا کہ ابھی ابھی نبی کریمؐ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ یوسف علی پاکستان چلے جاؤ۔ اچھے لوگوں کو جمع کرو 1992ء میں پاکستان میں مکمل اسلامی انقلاب آئے گا اور حضورؐ خود اس انقلاب کی نگرانی کریں گے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک یوسف علی کی کذب بیانی سے سیخ پا ہو گئے اور انہوں نے اسے مسجد نبویؐ سے باہر جانے کا حکم دیا۔ 1988ء کے آخری ایام میں یوسف علی پاکستان آ گیا اور جی او آر گلبرگ کے ایک سرکاری گھر میں جس کا نمبر 15 سی تھا اس نے قرآن مجید کو سمجھانے کیلئے مجلسوں کا اہتمام کرنا شروع کیا اور بعض اخبارات و رسائل کو مختلف دینی موضوعات پر مضمون لکھ کر بھیجنا شروع کر دیئے۔ پہلے یوسف علی کے نام سے لکھتا رہا پھر اس نے اپنا تخلص ابوالحسنین رکھ لیا۔ 1992ء میں اس نے روزنامہ "پاکستان" میں تعمیر ملت کے نام سے دینی کالم لکھنا شروع کیا۔ اس کالم میں اکثر اوقات یہ نبی کریمؐ کی شان مختلف طریقوں سے بیان کرتا اور کچھ اس انداز میں تحریر کرتا کہ پڑھنے والے کو تشنگی رہ جاتی اور وہ مزید وضاحت مانگتا اسی وضاحت کے چکر میں بعض لوگ یوسف علی سے رابطہ کرتے تو وہ انہیں اپنے گھر واقع جی او آر میں دعوت دیتا کہ وہاں آئیں اور دین سیکھیں اپنی محافل میں وہ واشگاف الفاظ میں پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام پر کڑی تنقید کرتا اور ان کی شان میں گستاخی کرتا۔ انہیں جاہل کم علم اور دین کے دشمن قرار دیتا۔ واضح طور پر کہتا کہ پاکستان میں اس وقت کوئی ایسا شخص موجود نہیں جو قرآن مجید کو سمجھ سکا ہو اور رسول کریمؐ کی تعلیمات کو جان چکا ہو۔ پھر یوسف علی نے شادمان کی مسجد میں خطبہ جمعہ شروع کر دیا مگر وہاں بھی بعض اوقات ذو معنی اور قابل اعتراض جملے اپنی تقریر کے دوران ادا کر دیتا جس پر اسے شادمان کی مسجد سے ہٹا دیا گیا۔ اس نے ملتان روڈ پر مسجد بیت الرضا کا انتخاب کیا اور ڈیفنس میں کوٹھی خرید کر شفٹ ہو گیا۔ اس مسجد سے ملحقہ دربار کے گدی نشین سید محمد یوسف رضا اس کو جمعہ کی نماز کیلئے بلاتے اور 500 روپے فی نماز جمعہ کے حساب سے معاوضہ دیتے۔ نماز جمعہ کے بعد اس نے یہیں پر محفل لگانا شروع کر دی جس میں بڑے بڑے آفیسر ریٹائرڈ جرنیل اور مشہور تاجر اپنی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ شریک ہونے لگے۔ شان رسولؐ بیان کرتے کرتے یہ لوگوں کو بشارت دینے لگا کہ آپ اس وقت تک انتقال نہیں کریں گے جب تک آپ رسول کریمؐ سے باقاعدہ ملاقات نہیں کر لیں گے۔ لوگ یہ سن کر اور بھی خوش ہوتے اور اس پر نچھاور ہوتے پھر یہ مختلف لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق مختلف قسم کے مطالبات کرتا پھر حاضرین میں سے جو دیدار رسولؐ کا سب سے زیادہ جذباتی ہو کر اظہار کرتا اسے پہلے پہل درود شریف پڑھنے پر لگا دیا جاتا اور پھر پیغام دیا جاتا کہ فلاں تاریخ کو اتنے بجے

سعودی عرب میں ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک کے گھر مہمانوں کی خدمت کرتا رہا

تمہاری حضور اکرمؐ سے ملاقات کا وقت طے ہو گیا ہے۔ ادب سے رہنا درود شریف پڑھنا کوئی گستاخانہ بات زبان پر مت لانا۔ ذہن سے ہر قسم کے وسوسے کو نکال دینا ملاقات کے بعد حُبِ رسولؐ کے تقاضوں کو پورا کرنا ملاقات کیلئے یہ تین شرائط رکھتا اور کہتا کہ صرف تین قسم کے لوگ حضورؐ کا دیدار کر سکتے ہیں۔

1۔ شیر خوار بچے کی طرح پاک شخص۔

5۔ مولانا عبدالمالک جامعہ منصورہ لاہور۔
6۔ مولانا حبیب الرحمٰن فاروقی خطیب رحمانیہ مسجد اہل حدیث گڑھی شاہو۔
7۔ مفتی سرفراز نعیمی جامعہ نعیمیہ لاہور۔
8۔ مولانا محمد رفیق ربانی کنگ سعود یونیورسٹی سعودی عرب۔
9۔ میاں محمد جمیل سیکرٹری جنرل جمعیت اہل حدیث۔
10۔ مولانا ضیاء اللہ قصوری جمعیت اتحاد علماء پاکستان۔
11۔ مولانا ظفر اللہ شفیق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔
12۔ حافظ محمد ادریس جماعت اسلامی۔
13۔ لیاقت بلوچ امیر جماعت اسلامی لاہور۔

اس قرارداد میں تمام مندرجہ بالا افراد نے آڈیو فلم سننے اور ویڈیو فلم دیکھنے کے بعد فیصلہ دیا کہ یوسف علی توہین رسالتؐ کا مرتکب ہوا ہے اور اس دریدہ دہن نے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اور قرآن مجید کی اہانت کرتے ہوئے اس گستاخی کی

یوسف مختلف قسم کے سفلی علوم کا ماہر ہے

بھی جسارت کی ہے کہ حضور رسالت مآبؐ کا ظہور پورے آب و تاب سے اس ناپاک شخص میں ہوا ہے۔ اس نے بنت رسول حضرت فاطمہؓ اور صحابہ کرامؓ کی بھی توہین کی ہے۔ اسلئے اسے قرار واقعی سزا دی جائے۔ یوسف علی سے ملنے والوں اور اس کے حلقہ اثر میں عرصہ رہنے والوں سے میں نے انفرادی طور پر ملاقاتیں کیں تو ان تمام افراد نے بتایا کہ وہ ایک مخصوص عرصہ تک جو ہر فرد کیلئے مختلف ہے یوسف علی کو اس کے دعوے کے مطابق رسول خدا اور محمدؐ سمجھتے رہے ہیں۔ ان افراد کے مطابق یوسف علی دعویٰ کرتا تھا کہ رسول کریم حضرت محمدؐ دنیا میں 99 مرتبہ بشر کی حیثیت سے تشریف لائیں گے اور اس میں سے 92ویں مرتبہ اب تشریف لا چکے ہیں اور اس مرتبہ میری یعنی یوسف علی کی شکل میں دنیا پر آئے ہیں اور پھر جس شان و شوکت کے ساتھ نبی کریمؐ اب

چیلوں کو تاکید کی کہ اس وقت مکر جاؤ

دنیا میں جلوہ گر ہیں پہلے وہ شان و شوکت کبھی نہ تھی۔ 1400 سال پہلے رسولؐ سادہ زندگی میں تھے مگر اب شاہانہ زندگی میں ہیں۔ مسجد نبوی اس وقت کیا تھی اب اس کی شان و شوکت کیا ہے۔

کذاب یوسف کے بارے میں روزنامہ "خبریں" کو جب یہ معلومات ملیں تو راقم الحروف نے کذاب یوسف سے اس کے گھر واقع 218 کیو ڈیفنس سوسائٹی لاہور میں رابطہ کیا اور کذاب یوسف کسی بھی سوال کا ٹھیک طریقے سے جواب نہ دے سکا۔ روزنامہ "خبریں" نے اس کے کالے کرتوت

اور گستاخیٔ رسولؐ کی تفصیلات باقاعدگی سے شائع کرنا شروع کر دیں تو کراچی سے خیبر تک ایک طوفان آ گیا۔ سب سے پہلے لاہور کے تاجر سہیل ضیا، صنعتکار اطہر اقبال اور کراچی کے فارماسسٹ محمد اکرم رانا نے اس بارے میں آگاہ کیا ان کی طرف سے دی جانے والی معلومات کی روشنی میں 23/مارچ 1997ء کو پہلا تفصیلی فیچر شائع کیا گیا جس میں ملعون کی ڈائری اور آڈیو، وڈیو کی تقاریر، طریقہ واردات اور عزائم کو بے نقاب کیا گیا۔ 49 سالہ یوسف علی نے اپنے مریدوں سے یہ بھی کہہ رکھا تھا کہ اس کی کمر پر (نعوذ باللہ) وہی مہرِ نبوت موجود ہے جو 14 سو سال پہلے نبیؐ کی کمر پر تھی اور اس نے کہا جس طرح حضرت محمدؐ کو ابتدائی دنوں میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور لوگوں نے انہیں تسلیم نہیں کیا تھا اسی قسم کی

صورتحال میرے ساتھ ہے اور تو اور میری اپنی بیوی طیبہ یوسف بھی گستاخ تھی اور میرے نور کو ماننے سے انکاری تھی۔ پھر میں نے قادرِ مطلق کو اس صورتحال سے آگاہ کیا اور اپنی بیوی کی گستاخی کے بارے میں بتایا تو قادرِ مطلق کی طرف سے ایک انوکھا معجزہ ہو گیا۔ ہوا یوں کہ ایک دن رات کے وقت لائٹ چلی گئی تو میں جو کہ مہر نبوت کے حوالے سے

حشق حقیقی پر تفصیلی لیکچر دینے کے بعد فلم ہیر رانجھا دیکھنے کی تلقین کرتا

سخت احتیاط کرتا تھا اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر قمیض بدلنے لگا میں نے قمیض اتاری کہ اچانک لائٹ واپس آ گئی اور میری بیوی نے میری کمر پر مہرِ نبوت دیکھ لی پس پھر کیا تھا کہ وہ میرے قدموں میں گر گئی اور معافی مانگنے لگی۔ قادرِ مطلق نے حکم دیا کہ اسے معاف کر دو چنانچہ میں نے اسے معاف کر دیا۔ (لاہور میں اس کے سننے والوں اور اس سے متاثر ہونے والوں میں زیادہ تر مرد تھے اور خواتین بہت کم اس کی محفلوں میں جاتی تھیں اگر جاتی تو عمر رسیدہ خواتین جاتی تھیں۔ ملعون یوسف علی کو لاہور میں اپنا ٹارگٹ پورا ہوتا نظر نہ آیا تو اس نے کراچی کے ایک شخص عبدالواحد خاں سے رابطہ کیا جو پاکستان ٹوبیکو کمپنی میں ایک اہم عہدے پر فائز تھا اور اس کے گھر جانا شروع کیا۔ اپنے کالے کرتوتوں کا دائرہ کار وسیع کرتے ہوئے عبدالواحد خاں کی بیٹی اور بہو کو بھی اپنے اثر میں لے لیا۔ عبدالواحد خاں جو کراچی جم خانہ کا مستقل ممبر اور کراچی کے بااثر حلقوں میں خاصی جان پہچان رکھتا ہے یوسف کے حلقہ تصرف میں آیا تو اپنا سب کچھ اس کے ہاتھوں میں گنوا کر اس کا باقاعدہ کارندہ بن گیا اور اہم جگہوں پر اس کے لیکچر دلوانے لگا۔ عبدالواحد خاں کے گھر سب سے پہلے اس نے اپنے لیے ایک خصوصی کمرہ تیار کروایا جسے اس نے غارِ حرا قرار دیا اور یہیں پر اس نے لڑکیوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کا سلسلہ شروع کیا۔ عبدالواحد خاں کی بہو (ش) اس کی خاص مریدنی بن گئی اور اس نے اپنی رشتہ دار خواتین کو بھی اس کی محفلوں

لڑکیاں دوسرے کے الزامات حضرت جی پر تھوپ رہی ہیں: عبدالواحد

"غ" آزاد ہو جاتی تو اس دنیا میں اس کی زندگی (نعوذ باللہ) حضورؐ کی ہمرکابی میں گزرتی

میں لا کھڑا کیا اور اس کے جال میں پھنسا دیا۔

کذاب یوسف کا طریقۂ واردات یہ تھا کہ وہ خواتین کو متاثر کرتا، جس گھر میں بھی جاتا اس گھر کے تمام افراد سے ملنے کے فوراً بعد گھر کے کسی باتھ روم میں چلا جاتا 45 سے 50 منٹ باتھ روم میں موجود رہتا پھر جب باتھ روم سے باہر نکلتا تو اس کے چہرے پر "جلال" ہوتا باہر آ کر وہ اپنی گفتگو شروع کر دیتا اور حاضرین محفل اس کی ایک ایک بات پر آمین آمین اور

سبحان اللہ کہتے اور اس پر فدا ہوتے جاتے۔ اپنی انہی محفلوں میں وہ کسی ایک خاتون کا انتخاب کرتا پھر اپنے بارے میں سب لوگوں کو ایک ہی کہانی سناتا کہ تین سال قبل اس کی جسمانی طور پر موت واقع ہو چکی ہے۔ اب وہ روحانی طور پر زندہ ہے اس میں دنیاوی خواہشات ختم ہو چکی ہیں، اب اس میں لالچ اور غصہ نہیں رہا اور نہ ہی منفی سوچ اور کسی کے خلاف نفرت رہی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس میں جنسی صلاحیتیں نہیں رہیں قادرِ مطلق نے اس سے تمام منفی قوتیں چھین لی ہیں اب وہ روحانی طور پر زندہ ہے چونکہ اس میں سیکس کا عنصر نہیں لہٰذا اس کے لیے لڑکی، لڑکا، عورت، آدمی

کی کوئی تفریق نہیں۔ پھر وہ اپنی محفلوں میں بعض اوقات ایک فائل لوگوں کو دکھاتا جس میں کراچی اور لاہور کے کچھ ڈاکٹروں کے نسخے لکھے ہوتے اور کسی مرض کی تشخیص ہوتی وہ فائل لہرا کر اعلان کرتا اس کو وہ پڑھ لے جسے میری بات کا یقین نہیں کہ ہم طبعی طور پر مر چکے ہیں، روحانی طور پر زندہ ہیں اور ہم میں نبی کریم حضرت محمدؐ کی روح سرایت کر چکی ہے اور پھر وہ مختلف کتابوں کا حوالہ دے کر کہتا کہ حضورؐ پوری آب و تاب

اور شان و شوکت سے دنیا میں موجود ہیں۔ وہ اپنے بیانات میں کہتا کہ حضرت آدمؑ اور حضرت عیسیٰؑ بھی حضرت محمدؐ کی روح تھی اور اب حضرت محمدؐ کی روح 92ویں مرتبہ دنیا میں آئی ہے اور وہ میرے جسم کے اندر آئی ہے۔ یہ تین سال قبل اس وقت آئی جب میری طبعی موت ہو گئی مگر اس وقت کے

حضور کریمؐ اور چودہ سو سال پہلے والے حضور کریم میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک دن ہم نے قادرِ مطلق سے سوال کیا کہ چودہ سو سال پہلے تو ہم بہت سادہ تھے اب یہ شان و شوکت کیوں؟ تو قادرِ مطلق نے کہا کہ چودہ سو سال پہلے مسجد نبوی بھی تو بہت سادہ تھی مدینے کا شہر بھی بہت سادہ تھا، مسجد نبوی کی چھتیں ٹپکتی تھیں، کھجور کے پتوں سے چھت بنائی گئی تھی، آج مسجد نبوی کی شان دیکھو دنیا بھر کی خوبصورت ترین مسجد ہے۔

آج حضور کی شان بھی اس کے مطابق ہی ہوگی پھر یہ ملعون مزید بکواس کرتے ہوئے کہتا کہ قادرِ مطلق نے ہمیں اچھا پہننے، اچھا کھانے اور عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کی اجازت دے رکھی ہے کیونکہ اس وقت اور آج میں زمین و آسمان کا فرق ہے اس وقت حضورؐ ڈیوٹی پر تھے اور اس وقت حضور بیوٹی پر ہیں۔ (نعوذ باللہ)

یہ لعنتی جب بار بار اپنے جسم میں سیکس کا عنصر ختم ہونے کا ذکر کرتا تو لوگ اس کی باتوں پر یقین کرتے ہوئے بے دھڑک رات گئے تک اپنی جوان بچیوں کو اس کی صحبت میں بیٹھے رہنے کی اجازت دے دیتے۔ یہ اپنی محفلوں میں کسی ایک لڑکی کا نام لے کر اشارہ کر کے کہتا کہ حاضرین مجلس میں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے یہ بچی ہمارے نکاح میں ہے اور ہمارا ان کا نکاح روحانی نکاح ہے ان کی دنیاوی شادی ہو سکتی ہے دنیاوی تعلق کسی بھی دنیادار سے ہو سکتا ہے مگر روحانی تعلق ہمارے ساتھ ہے اور نہ صرف اس زندگی میں بلکہ اس زندگی کے بعد بھی رہے گا۔ پھر وہ اس لڑکی کو اعلانیہ اپنے نکاح میں لیتا اسے درود شریف پڑھنے کیلئے کہتا پھر ان لڑکیوں کو یہ بھی حکم تھا کہ وہ جب اس بدبخت سے ملیں تو الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہیں۔ لڑکیاں جب یہ کہتیں تو ملعون جواب میں آیت کریمہ پڑھتا لڑکیوں کو یہ بھی حکم تھا کہ ٹیلیفون بھی کریں تو السلام علیکم کی بجائے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کہیں۔

کراچی کے مختلف گھروں میں جہاں جہاں یہ قیام کرتا ان میں سے ایک شخص محمد علی اور دوسرا اکرم کا گھر تھا۔ جبکہ تیسرا بریگیڈیئر اسلم کا گھر تھا۔ عبدالواحد خاں اور محمد علی کے گھر پر

2- مجذوب جسے دنیا و مافیہا کی خبر نہ ہو۔
3- ایسا شخص جو حضورؐ کے نام پر تن من دھن قربان کر دے۔

تمام لوگ تیسری شرط پر ہی پورے اترتے کیونکہ پہلی دو شرطوں پر پورا اترنا ناممکن ہے پھر یہ لوگوں سے مختلف قسم کے مطالبات کرتا اور کہتا کہ یہ آپ کا ٹیسٹ ہے کسی سے گاڑی مانگ لیتا اور کسی سے اس کے گھر کی رجسٹری کسی سے اس کا سارا کاروبار مانگ لیتا تو کسی کے سامنے یہ شرط رکھی جاتی کہ تمہیں اپنی بیوی کو طلاق دینا ہو گی پھر اس شخص کا ردِعمل دیکھ کر قدرے توقف کے بعد کہتا مگر طلاق دینے میں حرج کوئی نہیں۔ مصطفویؐ خاندان میں شامل ہونے کے بعد آپ اپنی اہلیہ کو بھی شامل کر لیں اور دوبارہ نکاح پڑھ لیں۔ حُبِ رسولؐ سے سرشار پروانے حضورؐ کے دیدار کے لالچ میں اس بے غیرت کے سامنے اپنا سب کچھ قربان کرتے رہے۔ جب یہ لعنتی دیکھ لیتا کہ لوہا گرم ہے تو اچانک اسے علیحدگی میں کمرے میں لے جا کر کہتا کہ "انا محمد" آنکھیں کھولو میں ہی (نعوذ باللہ) محمد ہوں۔ سننے والا ہکا بکا رہ جاتا کوئی خاموشی سے واپس چلا آتا کوئی کتابوں سے رجوع کرتا اور کوئی علماء کرام سے فتویٰ لینا شروع کر دیتا کہ کیا رسولؐ کی دوبارہ آمد ہو سکتی ہے۔ اس طرح دیدار کرنے والے آہستہ آہستہ ٹوٹتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہی لوگوں کی عزتوں سے کھیلنے والے بدکردار شخص کو گستاخیٔ رسولؐ کے جرم میں اتنی رسوائی دی کہ خیبر سے کراچی تک کذاب یوسف کا نام نفرت کی علامت بن چکا ہے۔ ہزاروں لوگ اسے جہنم رسید کرنے کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔

O

یوسف علی کا اپنے مریدوں کے نام لکھے گئے خط کا مکمل متن

کذاب یوسف کا اپنے مریدوں کے نام 15 جولائی 1994ء کو لکھے گئے خط کا عکس اور مکمل متن قارئین کیلئے پیش کیا جا رہا ہے، اس خط کا پس منظر کچھ اس طرح سے ہے کہ کراچی کی ایک شادی شدہ لیڈی ڈاکٹر اس لعنتی کو پسند آ گئی، اس نے مختلف حربوں سے اسے اپنے اثر میں لے لیا پھر اس کے شوہر، سسر اور لڑکی کے باپ کو مجبور کیا کہ دونوں میاں بیوی میں علیحدگی ہو جائے تاکہ اس لیڈی ڈاکٹر کی باقی زندگی (نعوذ باللہ) حضورؐ کی ہمرکابی میں گزرے۔

اس خط کے آخری جملے بہت اہم ہیں کیونکہ ان جملوں میں لعنتی یوسف کہتا ہے کہ "ہمیں آپ سے بہت پیار ہے، یہ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ یہ وہ پیار ہے جو نور کو نور سے، اللہ کو بندے سے اور رسولؐ کو غلام سے ہوتا ہے، اس پیار کی قدر کریں۔"

OO

15 جولائی 1994ء

ہمارے بہت ہی پیارو!

السلام و علیکم و رحمتہ اللہ

"Test Debriefing" آپ کے جائزے کی خاطر حاضر۔

(1) پس منظر، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے حبیب پاکؐ کے صدقے اپنے ایک عبد خاص کو اس قابل بنا دیا ہوا ہے کہ وہ "اہل" کو حضور پاکؐ سے ملوا سکتا ہے، حضور پاکؐ سے ملاقات کے بعد ہی انسانی معراج کی ابتدا ہوتی ہے، ان شاء اللہ ربیع الاول یوم میلاد سیدنا محمدؐ بن عبداللہ کو کراچی میں ایک خوش نصیب کی آپؐ سے ملاقات ہونی ہے۔ آپ کا خاندان اچھا لگا، اس میں سے (1) اسلم شیخ، (2) لڑکی "غ" (3) لڑکی "ت" اور اس لڑکی کا شوہر "ن" کا انتخاب ہوا۔ (مشروط)

"غ" آزاد ہو جائیں تو اسی دنیا میں ان کی زندگی حضور پاکؐ کی ہمرکابی میں گزرتی، ظاہراً "غ" کے شوہر "ن" کیلئے یہ ایک قربانی تھی اسی لئے اس کا انعام آپؐ کے

ساتھ ملاقات تھی۔ "ن" نے یہ قربانی نہیں دی، اب وہ جانیں اور ان کے مرشد۔ "غ" سے ہم خوش ہیں، ان شاء اللہ جب آزاد ہوں گی حضورؐ کے پاس ہوں گی۔ یہ آزادی انتقال سے ہوئی تو پہلے اگر انتقال کے بعد ہوئی تو انتقال کے بعد قربِ رسول کریمؐ عطا ہو گا جس کے بعد دیدارِ ذاتِ حق اور معراج عطا ہو گا ان شاء اللہ۔

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے

یہ ٹیسٹ قرآن حکیم سورۃ بقرہ کی آیات 151 تا 157، سورۃ التوبہ کی آیات نمبر 24، 128، 129 اور سورۃ العنکبوت کی آیت نمبر 2 کے تحت لیا گیا، ایسا ٹیسٹ پہلی مرتبہ نہیں ہمیشہ سے لیا جا رہا ہے۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے حکم

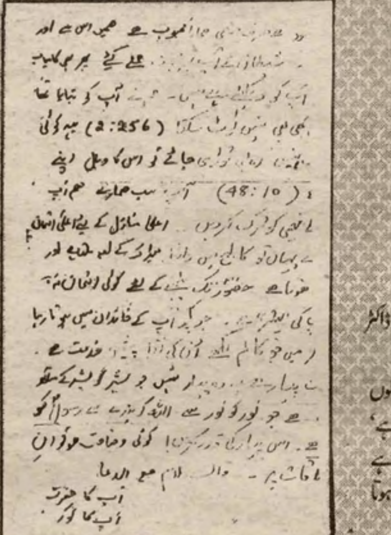
(2:256)
(48:10)
اس پیار کی قدر کریں! کوئی وضاحت ہو تو ان ملاقات پر - والسلام مع الدعا
آپ کا حضرت
آپ کا نور

ملنے پر اپنی بیوی کو چھوڑا، حضرت زید نے حکم ملنے پر اپنی بیوی حضرت زینبؓ کو چھوڑا اور آپ کے اپنے کراچی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص نے اپنے باباجی کے حکم پر اپنی نوبیاہتا بیوی کو چھوڑا..... کون سی نئی بات ہے، سمندر میں لاکھوں کروڑوں قطرے ہوتے ہیں لیکن کوئی کوئی قطرہ موتی بنتا ہے اور پہاڑوں میں کتنے پتھر ہوتے ہیں لیکن چند ایک ہیرا بنتے ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے محبت، اللہ کے رسولؐ سے محبت اور مصلحت دو متضاد باتیں ہیں، کراچی سے روانگی والے دن صبح حضرت اسلم ملک کے گھر پر ناشتہ کرتے وقت آپ کو سب کچھ واضح کیا تھا نا!

(3) اپنے اطمینان قلب کیلئے ساری انسانیت اور سارے عالم اسلام سے قرآن کی حقیقت معلوم کریں، یہ معلوم کریں کہ سیدنا محمدؐ بن عبداللہ اس وقت کہاں ہیں؟

یوسف کا گھر جس کے باہر اس نے جنت طیبہ لکھوا رکھا ہے

سیدنا محمدؐ رسول اللہ کہاں ہیں؟ غزوہ ہند کی حقیقت کیا ہے؟ بے شمار سوالات ہیں، جس سے کسی کا مقام جانچا جا سکتا ہے۔ رکوع و سجود میں سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کے بجائے سبحان اللہ کیوں نہیں؟ درود ابراہیمی میں "سیدنا" کیوں نہیں؟ پورے عالم اسلام میں یا پوری کائنات میں حضورؐ کے نائب خاص نائب اعلیٰ کون ہیں؟ جو بھی ہیں انہیں پورا قرآن تو عطا ہوا ہی ہو گا نا؟ اس سے آپ کو اپنے حضرت کا اندازہ ہو گا، ہم سے وابستہ ہوں اور کمال پر نہ پہنچیں یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ الحمدللہ، کیا اس جہاں میں کوئی ہے جو آپ کی ملاقات حضورؐ سے شروع کروا کر آپ کو انتہائی کمال پر پہنچا دے؟ ہمیں تو آپ سارے جہان سے پیارے ہیں، کیا ہم آپ کو پیارے ہیں؟ ہمیں آپ سے بے انتہا محبت ہے، رشتہ داری کی محبت اس دنیا تک محدود ہے، ہماری محبت ابدی ہے۔ اجازت دیں آپ کو مرتبہ کمال تک پہنچانے کی خدمت انجام دیں، دنیا میں بہت بڑی تبدیلی آنے والی ہے۔ غزوہ ہند بھی دور نہیں..... اس ہماری دنیا میں زیادہ سے زیادہ 313 صاحبانِ نصیب ہیں جنہوں نے آپؐ سے ملنا ہے، پہچاننا ہے، قدر کرنی ہے اور وارفتہ ہونا ہے۔ لوگ جذباتی مکالمہ تو بولتے ہیں کہ ہماری جان اور مال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہؐ پر قربان لیکن ان کا نمائندہ خاص جب کوئی بات کہتا ہے تو مصلحت میں پڑ جاتے ہیں۔ اسلم شیخ صاحب اور دوست اگر آپ اعلیٰ مدارج تک چلنا چاہتے ہیں تو سوا لاکھ درود شریف کے ساتھ ٹیسٹ آف یور چوائس "Test Of Your Choice" کیلئے تیار رہیں، آپ نے گریز کیا تو آپ کی مرضی۔ ہمیں آپ سب سے محبت تو ہے لیکن کوئی گریز کرے تو یاد رکھے کہ ہمارے لئے ہمارا اللہ کافی ہے، ہم اس کے ساتھ ہیں۔ دید میں ہیں عید میں ہیں وہی ہمارا مطلوب ہے صرف وہی ہمارا مقصود ہے صرف وہی ہمارا محبوب ہے، ہمیں اس سے اور کچھ بھی نہیں چاہئے۔ شیطان نے آپ پر بہت حملے کئے پھر بھی کامیاب نہیں ہیں، ہم آپ کو دیکھتے رہے ہیں۔ ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ ہمارا عہد تعلق کبھی بھی نہیں ٹوٹ سکتا (2:256) یہ کوئی پیر کے ساتھ بیعت نہیں، وہ بھی توڑی جائے تو اس کا وبال اپنے نفس پر ہوتا ہے (48:10) آپ سب ہمارے اور ہم آپ کے ہیں، غلط فہمی کو ترک کر دیں، اعلیٰ منازل کیلئے اعلیٰ امتحان ہوتے ہیں۔ ارے یہاں تو کالج میں داخلہ میٹرک کے بعد ملتا ہے اور میرٹ کے مطابق ہوتا ہے، حضورؐ تک پہنچنے کیلئے کوئی امتحان نہ ہو؟ اس میں آپ کی بہتری ہے جو کچھ آپ کے خاندان میں ہوتا رہا اسی کے پس منظر میں جو کالم لکھے ان کی نقل پیش خدمت ہے۔ ہمیں آپ سے بہت پیار ہے، یہ وہ پیار نہیں جو بشر کو بشر کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ یہ وہ پیار ہے جو نور کو نور سے، اللہ کو بندے سے اور رسولؐ کو غلام سے ہوتا ہے۔ اس پیار کی قدر کریں، کوئی وضاحت ہو تو ان شاء اللہ ملاقات پر والسلام مع الدعا

آپ کا حضرت
آپ کا نور

سپیشل رپورٹ

اس نے اپنے لئے جو خصوصی کمرے تیار کروا رکھے تھے انہیں یہ غارِ حرا کہتا۔ انہیں کمروں میں یہ لڑکیوں سے انفرادی ملاقاتیں کرتا جو رات گئے جاری رہتیں۔ پہلے پہل جب محفل کے دوران کسی نماز کا وقت آجاتا تو یہ اپنا بیان جاری رکھتا اور کہتا کہ ہماری موجودگی میں نماز کی قضا کوئی قضا نہیں نماز تو عام

خاتون بھری محفل میں سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگی اس کی انہی چکنی چپڑی باتوں سے خواتین میں اس کا دائرہ اثر بڑھنے لگا۔ اس طرح اس نے کراچی اور لاہور کی 13 خواتین کو اپنے روحانی نکاح میں لے لیا پھر اس نے اپنے مریدوں کی آپس میں شادیاں کروانے کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ ایک نوجوان

لاہور اور کراچی کے بااثر افراد اسکی جان بچانے کی کوشش کر رہے ہیں

لوگوں کیلئے ہے مصطفوی خاندان کیلئے نہیں اور وہ تمام حاضرین مجلس کو مصطفوی خاندان سے منسوب کرتے ہوئے کہتا کہ آپ سب اعلیٰ پائے کے لوگ ہیں اور روزِ قیامت جب تمام لوگ اپنے اعمال نامے ہاتھوں میں لیے اِدھر اُدھر بھاگ رہے ہوں گے تو آپ لوگ ہمارے ساتھ جنت کے سب سے اعلیٰ مقام ورا الورا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے بیٹھے کافی پی رہے ہوں گے۔ اگر حاضرینِ مجلس میں سے کوئی شخص اس ملعون کی توجہ نماز کی طرف زیادہ دلاتا تو یہ اسی کمرے میں خواتین اور مردوں کی اکٹھی نماز پڑھا دیتا۔ ملتان روڈ پر بیت الرضا میں نماز جمعہ کے بعد جو خصوصی نماز ہوا کرتی تھی اس میں بھی یہ ایک ہی کمرے میں خواتین اور مردوں کو اکٹھی نماز پڑھاتا اگر کوئی اعتراض کرتا تو یوسف علی اسے جھاڑ پلاتے ہوئے کہتا کہ تمہارے اندر کہیں نہ کہیں گند موجود ہے پھر حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا کہ یہاں اعلیٰ درجے کے مسلمان اُمتی موجود ہیں اور یہ صرف اُمتی ہیں ان میں کوئی

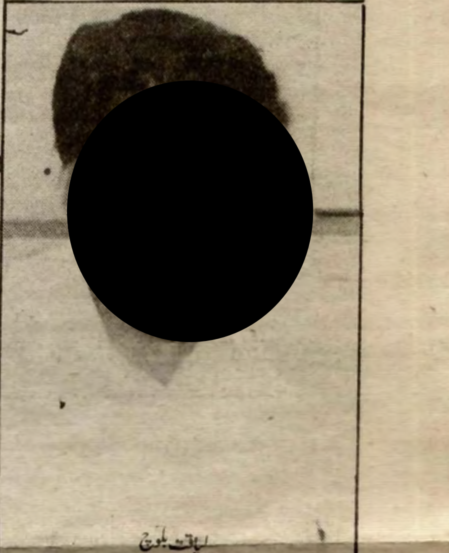

لیاقت بلوچ

مرد یا عورت نہیں۔ یہاں سیکس کا عنصر ختم ہو جاتا ہے اور روحانی محفل میں روحیں موجود ہوتی ہیں' اس کے متاثرین نے بتایا کہ یہ نمازیں کافی دیر کر کے پڑھاتا بعض اوقات عصر کی نماز مغرب کے قریب ہوتی۔ نماز کھڑے ہونے سے قبل کوئی شخص وضو کی اجازت مانگتا تو اسے اجازت تو مل جاتی مگر اسے کہتا کہ آپ وضو کر لیں مگر وضو کی ضرورت انہیں ہوتی ہے جو پلید ہوں یا جنہیں نجاست لگی ہو آپ تو پاک لوگ ہو اگر دامن نچوڑ دو تو فرشتے وضو کریں۔ اس ملعون کی انہی چکنی چپڑی باتوں سے لوگوں کا مورال خاصہ بلند ہو جاتا اور وہ دیوانہ وار اس کی طرف لپکتے۔

سروش کی شادی اس کے والدین کے علم میں لائے بغیر ایک لڑکی ثمین سے محض تین چار لڑکیوں کی موجودگی میں زبانی اعلان کر کے کروا دی اور پھر اسے اپنے نکاح میں بھی لے لیا۔ ان دونوں لڑکے اور لڑکی کی عمر 20 سال سے زائد نہ ہوں گی۔ ان کے والدین کو کوئی علم نہیں تھا۔ کوئی نکاح نہیں

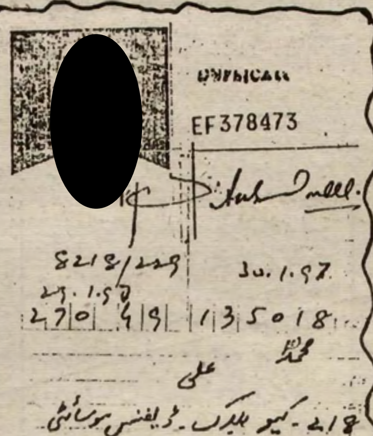

EF378473

30.1.97

270 49 135018

محمد

علی

18 اے۔ کیو بلاک۔ ڈیفنس سوسائٹی

لاہور

یوسف کے شناختی کارڈ کا عکس جس پر اس نے اپنا نام محمد لکھا رکھا ہے

پڑھایا گیا نہ کوئی ایجاب و قبول ہوا بس اس لعنتی نے اعلان کر دیا اور وہ رشتۂ ازدواج میں بندھ گئے۔ اب وہ دونوں کراچی میں ہی ایک دوسرے سے رابطے پر ہیں۔

اس طرح ایک نوجوان جنید کی اسی قسم کی شادی ایک نوجوان سکول کی طالبہ عتیقہ سے کروا دی اور ان دونوں کے والدین کو بھی علم نہیں اور ان کا بھی نہ کوئی نکاح نامہ ہے نہ کوئی ایجاب و قبول۔ ایک دفعہ ایک نوجوان جو کراچی کے ایک کالج میں سال اول کا طالب علم تھا کراچی کے ایک امیر کبیر خاندان کی لڑکی کو لے کر ملعون کے پاس آگیا اور کہا کہ ہماری شادی کروا دو اس لعنتی نے خوبرو لڑکی کو دیکھ کر کہا کہ اب یہ ہمارے نکاح میں آگئی ہے گرمیوں کی چھٹیوں میں تمہاری شادی کرا دی جائے گی اور گرمیوں کی چھٹیوں سے قبل یہ شخص جیل میں چلا گیا۔

لاہور کے ایک شخص مسعود کی اہلیہ سے بھی اس شخص نے اسی قسم کا نکاح کر رکھا تھا۔ کراچی میں اس نے ایک نوجوان کمپیوٹر انجینئر سہیل کو اپنا خلیفہ بنا رکھا ہے اور سہیل اس کی تمام تر سیاہ کاریوں کا شریک کار ہے۔ سہیل کا والد احمد دین خاں جو اکنامک افیئرز کا ایک ریٹائر سینئر آفیسر رہا ہے

فوری طور پر وہاں سے چلے جانے کا حکم دیا۔

کراچی کے عبدالواحد خاں کو اس بدبخت نے حضرت عمر فاروق کا درجہ دے رکھا تھا اور اس کا باقاعدہ اعلان اس نے ملتان روڈ لاہور کی مسجد بیت الرضا میں کیا تھا۔ کراچی کا خلیفہ سہیل راولپنڈی کا خلیفہ زید زمان پشاور کا خلیفہ سابق ایئر کموڈور اورنگزیب تھا۔

کراچی ہی کے ایک میاں بیوی دونوں کو ایک محفل میں اعلان کر کے اپنے نکاح میں لیا اور کہا چونکہ میرے لئے مرد اور عورت ایک ہی چیز ہیں میرا نکاح روحانی ہے اس لئے کسی سے بھی ہو سکتا ہے۔ اسی قسم کی چکنی چپڑی باتوں میں کچے ذہن کی خوبرو لڑکیاں اس کے چکر میں لٹتی رہیں اور اس سے بے آبرو ہوتی رہیں۔ پہلے پہل وہ کراچی کی لڑکیوں کو متاثر کرنے کیلئے لاہور کی ایک لڑکی کو اپنے ساتھ کراچی لے گیا۔ وہ ایک گھر میں کئی دن تک اسی کے کمرے میں ٹھہری اور اس نے دوسری تمام لڑکیوں کو اکثر اوقات اس لعنتی کے کرشمے اور کرامات اس طرح سنانے کا سلسلہ شروع کیا کہ تمام لڑکیوں

بیوی کے متعلق کہتا وہ گستاخ تھی لیکن مُہرِ نبوّت دیکھ کر اس نے بھی بیعت کر لی

میں اس کے ساتھ وقت گزارنے کا شوق پیدا ہوا۔ لاہور سے جانے والی لڑکی دیگر لڑکیوں کو بتاتی کہ رات دو بجے کے بعد جب حضور عبادت شروع کرتے ہیں تو کمرے میں نور ہی نور ہوتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے چاند کمرے میں اتر گیا ہے۔ فرشتے رحمتیں لے کر آتے ہیں اور اس کیفیت میں حضور جو کچھ بھی کہتے ہیں امر ہو جاتا ہے۔ لڑکیاں اس کی باتوں میں آتی رہیں اور تباہ ہوتی رہیں۔

گزشتہ رمضان المبارک میں کراچی کے ایک گھر میں ایک محفل میں ایک میاں بیوی نے جب یوسف علی سے اجازت

طلب کی کہ وہ عمرے کیلئے جانا چاہتے ہیں تو یوسف علی نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا معلوم نہیں لوگ عمرے پر کیا لینے جاتے ہیں' کیوں اخراجات کرتے ہیں' مکین کو ادھر چھوڑ جاتے ہیں اور مکان کے پاس چلے جاتے ہیں' مکین کو نظر انداز کرتے ہیں اور درودیوار کے بوسے لیتے ہیں' پھر وہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا کہ مکین تو پاکستان میں موجود ہے

وہاں تو اب صرف خالی درودیوار ہے۔ سعودی عرب کے لوگوں نے درودیوار مانگے انہیں مل گئے۔ پاکستان کے لوگوں نے نبی کو مانگا سو انہیں یہ مل رہا ہے۔ وہ پھر حاضرین سے مزید پوچھتا کہ آج بتا ہی دیں کہ آپ کو حضور چاہئے یا حضوری اگر آپ حضور چاہتے ہیں تو رک جائیں حضور تو پاکستان میں ہی ہیں جب حضور ملیں گے تو حضوری خود بخود ہو جائے گی۔

کراچی کے ایک شخص شاہد خاں نے "خبریں" کو بتایا کہ یہ انگریزی فلم "دی میسج" لوگوں کو بار بار دیکھنے کی تلقین کرتا۔ ایک مرتبہ اس نے یہ فلم اپنے مدّاحین میں بیٹھ کر

دیکھی اور اس فلم کے ایک سین کو بار بار دہراتے ہوئے کہا کہ اسے دیکھیں وہ سین کچھ اس طرح سے تھا کہ ایک شیطانی جسم ختم ہوتا ہے تو اس کی روح کسی اور شخص کے جسم میں منتقل ہو جاتی ہے پھر وہ کہتا کہ جس طرح اس فلم میں روح منتقل ہوئی ہے اسی طرح 1994ء میں اس کے جسم میں حضورؐ کی روح (نعوذ باللہ) منتقل ہوئی تھی۔ شاہد خاں نے مزید بتایا کہ

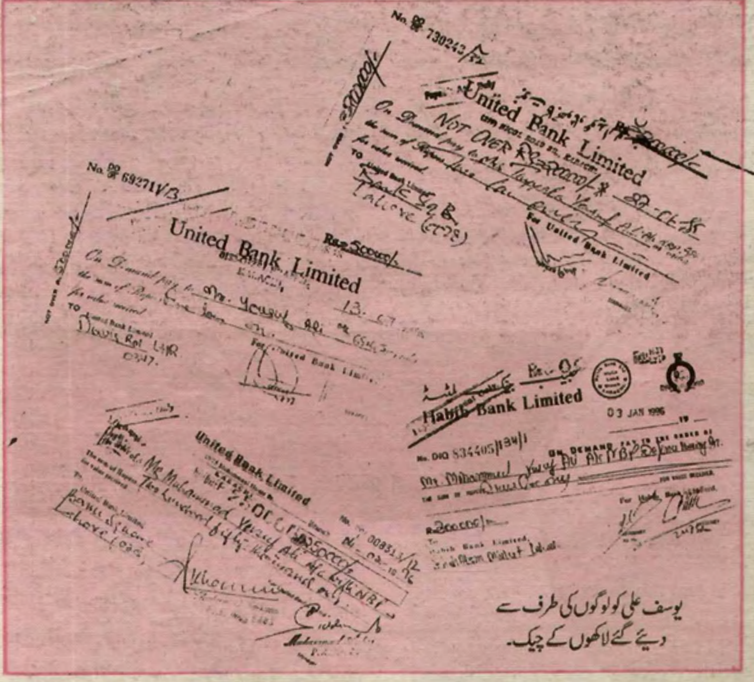

یوسف علی کو لوگوں کی طرف سے دیئے گئے لاکھوں کے چیک۔

اس کی اہلیہ کو اس نے بھری محفل میں بشارت دی کہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو رہا ہے اس کی اہلیہ جس لیڈی ڈاکٹر کے پاس زیر علاج تھی اس کا شوہر ڈاکٹر کمال کذاب یوسف کا دوست اور چیلا تھا شاہد خاں کی اہلیہ کا الٹراساؤنڈ اس لیڈی ڈاکٹر نے کیا جس کی رپورٹ اس لیڈی ڈاکٹر کے شوہر کے ذریعے کذاب یوسف کو مل گئی اور اس نے بیٹے کی پیدائش سے ایک ماہ پہلے ہی اعلان کر دیا کہ آپ کے ہاں بیٹا ہو گا۔ شاہد خاں نے بتایا کہ جب بیٹا ہوا تو اس کی اہلیہ اسے بہت پہنچی ہوئی ہستی ماننے لگی۔ پھر اس نے اس کی اہلیہ کو بھی بچے کی ولادت کے تین ماہ

مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ نعوذ باللہ خالی مکان

یوسف علی کے بارے میں لوگوں کے بیانات

نبوت کے جھوٹے دعویدار کذاب یوسف نے کراچی' لاہور کے درجنوں افراد کو حضرت محمدؐ سے ملاقات کا کہہ کر بلایا اور ان تمام افراد کو انفرادی طور پر مختلف اوقات میں بند کمرے میں بلا کر درود شریف پڑھنے کو کہا اور پھر آنکھیں کھولنے کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ میں ہی (نعوذ باللہ) محمد ہوں۔

خبریں کو تقریباً 20 ایسے افراد نے اپنے تحریری بیان دیئے ہیں جن میں یوسف نے اس قسم کی کذب بیانی کی ہے۔ چند افراد کے بیانات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں تاکہ انہیں تصویر کے اصل رخ کا پتہ چل سکے۔

محمد سہیل ضیا ولد محمد امین ضیا

کینال ویو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور

جناب عالی! بیان کیا کہ میری تعلیم ایف اے ہے' تاجر ہوں' تقریباً دو سال قبل میری ملاقات مسمی ابوالحسنین محمد یوسف علی سے مسجد بیت الرضا چوک یتیم خانہ ملتان روڈ لاہور میں ہوئی۔ انہوں نے مجھے اپنے علمیت سے بہت متاثر کیا اور مجھے بلند پایہ کا مسلمان قرار دیتے ہوئے تین چار ملاقاتوں کے بعد ہی نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

میں دیا گیا۔ میں وہاں پہنچا' نماز جمعہ بھی بیت الرضا میں ادا کی۔ پھر بعد میں خصوصی خطبہ میں کہا کہ آج اس محفل میں تمام لوگ جو بیٹھے ہوئے ہیں کو مبارک ہو کہ حضور پاکؐ آج اس محفل میں بنفس نفیس موجود ہیں جو سونگھ سکتا ہے وہ سونگھ لے' جو محسوس کر سکتا ہے وہ محسوس کر لے' جو دیکھ سکتا ہے وہ دیکھ لے اور کہا کہ آج اس محفل میں ایک ایسا خوش نصیب شخص موجود ہے جس کے بارے میں قادر مطلق نے ہمیں کہا کہ اس کی ملاقات حضور پاکؐ سے کروائی جائے۔ نماز کے بعد وہ مجھے اکیلے کو اپنے حجرے میں لے گیا وہ مسجد سے ملحقہ ہے۔ اس حجرے میں اس وقت میں اور محمد یوسف موجود تھے۔ ہمارے علاوہ کوئی اور نہ تھا۔ یوسف علی نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا آپ کی حضور اکرمؐ سے ملاقات ہوئی' دیدار ہوا۔ میں نے حجرے میں دائیں بائیں دیکھا اور نفی میں سر ہلا دیا' پھر اس نے کہا کہ بسم اللہ ہم ہی ہیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم نے اپنے آپ کو لوگوں سے چھپا رکھا ہے اور آپ بھی ہمیں چھپا کے رکھیں گے۔ میں باہر آگیا اور میرے ذہن نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ پھر میں نے مختلف علمائے کرام سے مشورہ کیا۔ جامع اشرفیہ سے فتویٰ بھی

نہیں کرتی تھی لیکن ایک دن گھر پر جبکہ لائٹ گئی ہوئی تھی میں قمیص بدل رہا تھا کہ ایک دم سے لائٹ آگئی' میری بیوی نے میری پشت پر مہر نبوت دیکھی اور پھر میرے قدموں پر گر گئی اور مجھے حضرت محمدؐ مان لیا۔ پھر یوسف علی نے مجھ سے ایک سوال کیا کہ ایک میز پر ایک پلیٹ میں تین انڈے رکھے ہیں اور چار آدمی کھانے والے اور سب کو ایک ایک انڈا دینا ہے اس کا حل کیا ہو گا اور انگریزی میں ترجمہ کر کے بتاؤ؟ چونکہ اس وقت میری کیفیت عجیب سی ہو رہی تھی اور ذہن بالکل ماؤف ہو گیا تھا میں اس سوال کا جواب نہ دے سکا۔ اس کے بعد میں بہت جلد اس کے عقائد سے علیحدہ ہو گیا۔ ملعون یوسف کے بارے میں میں نے یہ ضرور محسوس کیا ہے کہ اس کے پاس کچھ Super Natural طاقتیں ہیں جن کی مدد سے وہ لوگوں کے ذہنوں کو مغلوب کر لیتا ہے۔

لیا جس میں ایسے شخص کو واجب القتل اور غیر زندیق قرار دیا۔ پھر میں نے اپنی تسلی کرنے کے بعد اس سے قطع تعلق کر لیا اور تین چار ماہ اس نے اپنی تمام رقم جو پونے چار لاکھ تھی وصول کر لی۔ بیان سن لیا جو درست ہے۔

نعمان الٰہی ولد شیخ محمد اسلم

گلشن اقبال کراچی

میں نعمان الٰہی ولد محمد اسلم شیخ حلفیہ بیان دیتا ہوں کہ میری اس شخص ابوالحسنین علی یوسف سے پہلی ملاقات عبدالواحد خان کے گھر ہوئی۔ اپنی ساری ملاقات کے دوران اس نے حضور پاکؐ کے دنیا میں موجود ہونے کی بات کی اور مجھے کہا کہ آپ کو حضورؐ نے قبول کیا اور آپ جب تک حضورؐ سے مجسم ملاقات نہیں کریں گے وفات نہیں پائیں گے۔ چند ملاقاتوں کے بعد ایک روز محمد علی (ابوبکر) صاحب کے گھر ایک ملاقات میں یوسف علی نے مجھے میرے والد اور ڈاکٹر اسلم صاحب کو کمرے میں بلوایا اور ایک خطیر رقم مجھ سے لینے کے بعد اس نے مجھے کہا اب ہم آپ کو حقیقت عطا کرتے ہیں یعنی کہ ہم آپ کی ملاقات حضور پاکؐ سے کرواتے ہیں۔ یہ کہہ کر کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور کہا کہ ہم ہی ہیں محمدؐ (نعوذ باللہ) اور گلے لگا لیا۔ اس کے بعد سب کمرے سے باہر آگئے اور اس نے تمام لوگوں سے کہا کہ انہیں مبارکباد دیں کہ ان کی بھی حضورؐ سے ملاقات ہو گئی ہے۔ اس کے بعد اگلے روز کی ملاقات میں اس نے مجھے چند باتیں

4 ملاقاتوں کے بعد اس نے رسولؐ سے ملاقات کرانے کا عندیا دیا

بالمشافہ ملاقات کروانے کا عندیہ دیا۔ میں نبی کریمؐ سے ملاقات کا سن کر فرط جذبات سے لبریز ہو گیا۔ پھر ایک دن جمعۃ المبارک کے روز نماز جمعہ کے بعد میری نبی کریمؐ سے ملاقات کا وقت طے ہوا اس سے قبل یوسف علی نے مجھے کہا تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب پوری کائنات میں ہوں' پھر ملاقات کی تین شرائط بتائیں۔ پہلی یہ کہ ملاقات کرنے والا یا تو مجذوب ہو یا پھر شیر خوار بچے کی طرح معصوم ہو۔ تیسری صورت میں نبی کریمؐ سے ملاقات کے خواہشمند کو Top Most Salandar (تن' من' دھن کی رسول پاک کی راہ میں قربانی)۔ میں نے تیسری شرط منظور کر لی۔ پھر محمد یوسف نے مجھ سے پونے چار لاکھ روپے اور گاڑی مانگی جو میں نے پیسے اور گاڑی دے دی۔ گاڑی مجھے پندرہ دن بعد واپس کر دی گئی مگر رقم انہوں نے اپنے پاس رکھ لی۔ اگلے روز جمعہ تھا' مجھے جمعہ کی نماز کے بعد دیدار کا وقت بیت الرضا مسجد

امام وقت بیٹھے ہیں۔" یہ سنتے ہی میں سناٹے میں آگیا اور میرا دماغ ماؤف ہو گیا۔ پھر یوسف علی نے کہا کہ دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے نبی اور اولیائے کرام آئے ہیں وہ حضرت محمدؐ کی ہی مختلف شکلیں تھیں۔ تھوڑی دیر خاموشی کے بعد میں نے یوسف علی سے کہا کہ کیا ثبوت آپ کے پاس ہیں کہ آپ رسولؐ ہیں۔ اس بات پر یوسف علی نے کہا کہ رسولؐ کو ماننے کے لئے عقل اور دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی' صرف دل کی ضرورت ہے اور آج سے 14 سو سال پہلے بھی ایسا ہی ہوا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جتنے انبیاء اور ولی اللہ آئے ہیں وہ سب حضرت محمدؐ ہی ہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیے اس پر یوسف علی نے کہا کہ آپ کافر ہو جائیں میں معجزہ دکھاتا ہوں جس پر میں نے جواب دیا کہ یہ ناممکن ہے۔ پھر یوسف علی نے کہا کہ میری ظاہری بیوی بھی محمدؐ پر یقین

پولیس گرفتار کر کے جیل لے جا رہی ہے' یوسف علی فوٹو گرافروں سے بچتے ہوئے۔

کم علم عالموں کی وجہ سے ہماری زندگیوں کو خطرہ ہے: عبدالواحد

ایک دن ایک شخص نے مہرِ رسالت دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو ملعون نے کہا منظور ہم ابھی کمرے میں تمہیں مہرِ رسالت دکھائے دیتے ہیں۔ مگر تمہیں اس کیلئے قربانی دینا ہو گی۔ اس شخص نے کہا تیار ہوں پھر محفل میں بیٹھی اس کی بیوی کی طرف دیکھا اور کہا کہ مہرِ رسالت دیکھنے کی قیمت ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ جس پر وہ شخص خاموش ہو گیا پھر ملعون نے عبدالواحد خاں کی بہو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ تو مہر رسالت دیکھ چکی ہیں بتائیں آپ پر کیا بیتی تو وہ

پاس یوسف علی کی گستاخیوں کا خاصا طویل ریکارڈ ہے اور یوسف علی کی جائے نماز پر ایک خوبرو لڑکی کو اپنی بانہوں میں لے کر بنوائی جانے والی تصویر بھی احمد دین نے ہی "خبریں" کو فراہم کی۔ احمد دین کا بیٹا سہیل اس کا چیف چیلا ہے اور اس کی تمام سیاہ کاریوں میں شریک ہونے کی وجہ سے اس نے دیگر لڑکیوں کے ساتھ کذاب یوسف کی ملاقاتیں کروانے کا سلسلہ جاری رکھا مگر ایک مرتبہ اس کی والدہ اور بہن یوسف علی کی محفل میں آئیں تو سہیل سیخ پا ہو گیا اور اس نے اپنی ہمشیرہ کو

جس کسی نے مجھ سے پیسے لینے ہیں وہ ثبوت دکھا کر واپس لے جائے: یوسف

بعد رسول کی حیثیت سے اپنا دیدار کرایا۔ جس پر اس کی اہلیہ اس کے دائرہ اثر میں بہت زیادہ آگئی حتیٰ کہ اپنا گھر بھی تباہ کرنے پر تُل گئی۔ پھر کوئٹہ کے ایک عالمِ دین مولانا عبدالرحمان سے رابطہ کیا گیا جنہوں نے اس خاتون کا علاج کیا اور 11 گھنٹے کے مسلسل قرآنی عمل کے بعد جب ان کی اہلیہ بے ہوش ہو کر گر پڑی تو مولانا عبدالرحمان نے کہا کہ اب تھوڑی دیر بعد انہیں ہوش آجائے گا اور یہ ٹھیک ہو جائیں گی۔ اس تمام قرآنی عمل کے دوران مولانا عبدالرحمان ڈرائنگ روم میں بیٹھے قرآن مجید اور قرآنی وظائف پڑھتے رہے جبکہ اس کی اہلیہ مسلسل مختلف اشیاء سے ڈرائنگ روم کا دروازہ توڑنے میں مصروف رہی مگر جب اس کا اثر ختم ہو گیا تو وہ اپنی اصلی حالت

"خبریں" سے رابطہ کیا۔ متعدد متاثرہ خواتین و حضرات نے اپنے نام صیغہ راز میں رکھنے کی شرط پر "خبریں" کو ملعون کے بارے میں خوفناک تفصیلات فراہم کیں اور 25/مارچ کو پولیس نے کذاب یوسف کو اس کے گھر سے گرفتار کیا اور تھانے لے جا کر اس کا وضاحتی بیان لیا اور اپنی کارروائی مکمل کر کے اسے گھر جانے کی اجازت دے دی اس دوران اس کے خاص کارندے زید زمان نے جو راولپنڈی میں برنکس نامی ایک سکیورٹی کی فرم میں آفیسر ہے نے کذاب یوسف کے گھر پر سکیورٹی کا عملہ تعینات کر دیا۔ "خبریں" نے چوتھے روز بھی اس کے کرتوت شائع کیے تو متعدد لوگ ڈیفنس میں اس کے گھر پہنچ گئے اور اس ملعون کی جان کو خطرہ ہوا تو حکومت پنجاب

نے ڈپٹی کمشنر لاہور کے ذریعے ایم پی او کے تحت اس کو اس کے گھر واقع ڈیفنس سے سرکاری مہمان بنایا اور ملتان روڈ پر چوہنگ کے انسداد دہشت گردی کے سیل میں 3 ماہ کیلئے نظر بند کر دیا اس دوران شہریوں کی بڑی تعداد روزنامہ "خبریں" سے ملعون کے آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں پر مشتمل تقاریر کی کاپیاں حاصل کرتے رہے۔ پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور روزنامہ "خبریں" نے مشترکہ طور پر ٹمپل روڈ لاہور پر مختلف مکاتیب فکر کے مذہبی جماعتوں کے نمائندوں کو دعوت دی کہ وہ آکر کذاب یوسف کی آڈیو اور وڈیو کیسٹوں کو دیکھیں، اس کی ڈائری کا مطالعہ کریں اور آزادانہ رائے دیں۔ لاہور پیلس میں 5 گھنٹے تک علمائے کرام نے ملعون کی آڈیو اور وڈیو

مقدمہ درج کر کے اسے سخت سزا دی جائے۔ سابق ایس ایس پی لاہور طارق سلیم ڈوگر نے اس درخواست پر لیگل برانچ سے رائے لی۔ آڈیو اور وڈیو کیسٹ کو سنا گیا اور پھر تھانہ ملت پارک میں 29/مارچ 1997ء کو مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی کی درخواست پر نبوت کے جھوٹے دعوئ دار اور گستاخِ رسولؐ محمد یوسف علی کے خلاف 295A، 295-C، 295-B، 298، 298-A، 505، 508، 420، 406 اور 16 ایم پی او کے تحت فوجداری کیس رجسٹرڈ کیا گیا۔ اس

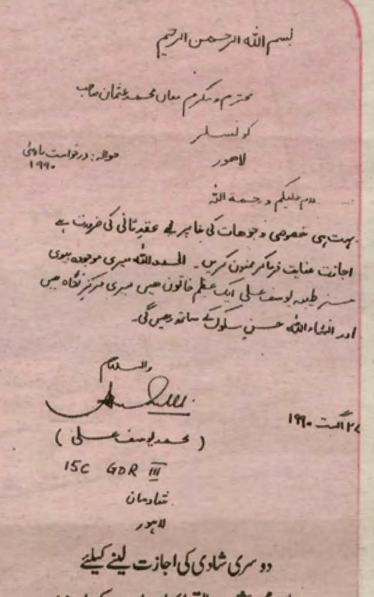

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم و مکرم میاں محمد عثمان صاحب

کونسلر

لاہور

حوالہ: درخواست ماہئی ۱۹۹۰

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

بہت ہی خصوصی وجوہات کی بنا پر مجھے عقدِ ثانی کی ضرورت ہے اجازت عنایت فرما کر ممنون کریں۔ الحمد للہ میری موجودہ بیوی مسز طیبہ یوسف علی ایک عظیم خاتون ہیں میری مرکز نگاہ ہیں اور انشاءاللہ حسن سلوک کے ساتھ رہیں گی۔

والسلام

۲۷ اگست ۱۹۹۰

(محمد یوسف علی)

15C GOR III

شادمان

لاہور

دوسری شادی کی اجازت لینے کیلئے میاں محمد عثمان سابق ایم این اے کے نام خط۔

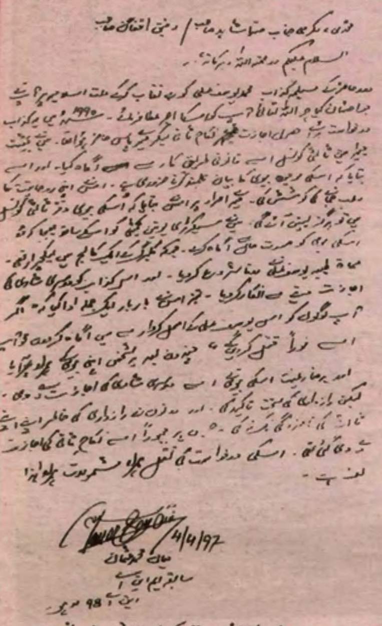

مکرمی و محترم جناب ... / مدیر اخبار خبریں

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

[illegible]

4/4/97

میاں محمد عثمان

سابق ایم این اے

میاں عثمان کا "خبریں" کے نام خط جس میں انہوں نے یوسف کے متعلق شک کا اظہار کیا۔

پولیس نے بھی 14 دن ریمانڈ مکمل کرنے کے بعد اسے گستاخِ رسولؐ قرار دیدیا

کئی افراد کو حضرت محمدؐ سے ملاقات کا کہہ کر بلایا اور ان سے لاکھوں وصول کئے

پر آگئی شاہد خاں نے بتایا کہ یوسف علی مختلف سفلی علوم اور جادو جاننے کے علاوہ حروفِ مقطعات کو الٹا پڑھنے کے عمل کو بھی جانتا ہے اور مختلف عملوں کے ذریعے لوگوں کو اپنے سحر میں اور اپنے حصار میں جکڑے رکھتا تھا۔

روزنامہ "خبریں" نے اس قاتلِ نفرت بدکردار اور گستاخ شخص کو 23/مارچ 1997ء کے شمارے میں سب سے پہلے بے نقاب کیا پھر 24/مارچ کو مزید تفصیلات شائع کیں تو پورے ملک کے طول و عرض سے لوگوں نے

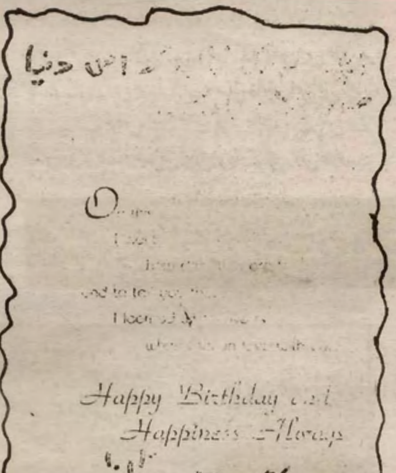

انیلا کے بھائی کاشف کے ہاں بچے کی پیدائش پر مبارکباد کا پیغام۔

کیسٹ سنیں اور دیکھیں۔ پھر متفقہ طور پر یوسف علی کو گستاخِ رسولؐ قرار دیا اور اس کی پھانسی کا مطالبہ کیا۔ تمام مکاتیب فکر کے علماء نے اس رائے کا اظہار کیا کہ ملعون گستاخیٔ رسولؐ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی شان میں بھی گستاخی کرتا رہا ہے اور قرآن مجید کی آیات کو نہ صرف توڑ مروڑ کر پیش کرتا رہا ہے بلکہ اس کے ترجمے بھی غلط کرتا رہا ہے۔ علمائے کرام نے آل پارٹیز کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا اور کذاب یوسف کو اپنے انجام تک پہنچانے کیلئے عدالتی جنگ لڑنے کا فیصلہ کیا پھر

جو لڑکی پسند آجاتی اسکے شوہر سے کہتا کہ اسے طلاق دو یہ میری بیوی ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایس ایس پی لاہور کو تحریری طور پر درخواست دی گئی کہ یوسف علی توہین عدالت کا مرتکب ہوا ہے اسے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے مطابق تعزیرات پاکستان کا جائزہ لے کر اس کے خلاف

دوران ملعون یوسف علی کی اہلیہ طیبہ یوسف کی جانب سے لاہور ہائیکورٹ میں اس ملعون کی غیر قانونی گرفتاری کو چیلنج کرتے ہوئے اس کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر لاہور نے ہائیکورٹ میں تحریری طور پر اپنے نظر بندی کے احکامات واپس لے لئے مگر اس دوران مقدمہ درج ہونے کی بنا پر ملت ٹاؤن پولیس نے اس کی رہائی کے فوراً بعد اسے اپنی حراست میں لے لیا اور اس کا 14 روزہ ریمانڈ لیا گیا۔ اس عرصے کے دوران ملک بھر سے اس ملعون کے بارے میں روزنامہ "خبریں" کو ٹیلیفون اور خطوط کے ذریعے اس کے نت نئے کرتوتوں سے آگاہی ہوتی رہی اور اخبار میں روزانہ اس کی بداعمالیاں شائع ہوتی رہیں۔ پولیس نے 14 دن تک اسے جسمانی ریمانڈ پر رکھا اس دوران اس نے پولیس اور مختلف علماء کے سامنے تسلیم کیا کہ وہ گستاخِ رسولؐ نہیں اس طرح وہ اپنی جان بچانے کیلئے صاف مکر گیا اور اس نے کہا کہ اس نے 28/فروری کو بیت الرضا میں جذب کی کیفیت میں یہ بات کہہ دی تھی کہ اس محفل میں 100 صحابہ کرام موجود ہیں پھر اسی محفل میں میں نے دو افراد عبدالواحد خاں اور زید زمان کا بطور صحابی تعارف کروا دیا مجھ سے یہ گستاخی ہوئی یہ درست ہے کہ صحابی تو دور کی بات صحابی کے برابر بھی کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اس طرح یوسف علی اپنے بیان سے مُکر گیا۔

یوسف کے گھر کا اندرونی منظر

رتبہ حاصل کرے۔ اس پر اسے راہداری پر واپس تھانہ مسلم ٹاؤن میں بند کر دیا گیا۔

یہاں ایک اور واقع پیش آیا جب پولیس نے اسے کوٹ لکھپت جیل میں لے جانے کیلئے گاڑی میں سوار کیا تو اسی گاڑی میں قحبہ خانہ سے پکڑی جانے والی ایک نائکہ اور دو طوائفیں بھی سوار تھیں نائکہ نے اپنے پاس کذاب

امام وقت اس کی سربراہی کریں گے اور پھر اپنے آپ کو امام وقت کہنا شروع کر دیا۔ جن سے یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ اخبار ذریعہ ہے لوگ اکٹھا کرنے کا جس میں انداز مبہم ہے اور جب لوگ قریب آنے لگیں تو برملا اپنا پیغام دینے لگے جس سے یہ مقصد واضح ہو گیا۔

ہمیں اللہ کی طرف سے یہ حقیقت عطا ہوئی ہے کہ نبی اکرم آج بھی دنیا میں آپ کے درمیان موجود ہیں اور بشریت کے لبادے میں ہیں۔ کوئی سمجھ سکتا ہے تو سمجھ لے، کوئی دیکھ سکتا ہے تو دیکھ لے، کوئی سونگھ سکتا ہے تو سونگھ لے۔

اکثر اوقات نماز کا وقت اگر ہو گیا ہے تو اسے پس پشت ڈال دیا جاتا اور یوسف علی جب بہت ہی ترنگ میں آجاتے تو فجر کی نماز گیارہ بجے دن تک ہو جاتی۔

اگر کوئی سوال کر لیتا کہ صاحب نبی اکرمؐ کی زندگی تو بہت سادہ تھی اور کوئی ظاہری نمود و نمائش نہ تھی اس کا جواب یہ ملتا کہ 1400 سالہ پرانے اتفاقات میں ہمیں ماڈرن زندگی سے ہم آہنگ ہونے کیلئے کہا ہے۔ وہ اس وقت کی ضرورت تھی اور یہ آج کی ضرورت ہے۔ یہ 3 ستمبر 1995ء کا ذکر ہے کہ ایک محفل میں میں نے پوچھ لیا کہ آپ کوئی تفسیر یا تفہیم بھی ترتیب دے رہے ہیں جس پر یوسف علی نے کہا کیوں نہیں، کیوں نہیں، اس پر میں نے خواہش ظاہر کی مجھے بھی ایک عدد کاپی درکار ہو گی۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کیا قیمت ادا کرو گے۔ میں ششدر رہ گیا اللہ کی چیز کی قیمت ہو سکتی ہے، کوئی دنیاوی چیز اس کے مقابل نہیں ہو سکتی۔ بہرحال جب بہت

مجھے ایک کمرے میں بلایا گیا جس میں بریگیڈیئر اسلم بھی موجود تھے۔ مجھے کہا گیا کہ آپ اللہ کے بہت قریب ہو چکے ہیں آپ ان کے پیاروں میں سے ہیں۔ آج آپ پر ہم حقیقت عیاں کریں گے ذرا آنکھیں بند کیجئے اور درود شریف پڑھئے۔ پھر کہا گیا آنکھیں کھولیں، پھر یوسف علی پوچھتے ہیں آپ نے کچھ دیکھا میں ساکت و جامد ان کو دیکھ رہا ہوں کہ بڑھ کر گلے لگا لیا اور کہا بسم اللہ ہم ہی تو محمد مصطفیٰؐ ہیں۔ ہم نے آج تک اس حقیقت کو چھپایا ہے آپ بھی ہمیں چھپا کر رکھئے گا۔ میں نے کہا میں نے تو آپ سے تفہیم کیلئے کہا تھا کہنے لگے تفہیم قرآن ہے اور القرآن سامنے موجود ہیں۔

عجیب وحشت اور نفرت کا سا احساس ہوا۔ میں باہر آگیا اور فیصلہ کر لیا کہ آیندہ اس شخص سے کبھی نہیں ملنا اور کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا۔ اس سلسلے میں جب بزرگ اور دیندار شخص سے میں نے بات کی انہوں نے اسے ملعون اور شیطان قرار دیا۔ میری دعا ہے اللہ ہمیں ایسے فتنوں سے محفوظ رکھے۔ ہم نے علمائے کرام سے مشورہ کیا اور ادارہ تحفظ ختم نبوت والوں سے فتویٰ بھی لیا جنہوں نے اس شخص کو واجب القتل قرار دیا۔

بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر محمد اسلم ملک
عسکری اپارٹمنٹ چودھری خلیق الزمان روڈ کراچی،

میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ بیان کرتا ہوں ابوالحسنین محمد یوسف علی سے میری پہلی ملاقات عبدالواحد

کہیں (ہدایات دیں) جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ جب ہمیں فون کریں تو الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھیں (یعنی کہ ہم پر درود بھیجیں)

2۔ جب میں حج پر جانے لگا تو یوسف علی نے مجھے بلا کر کہا کہ لوگ حج پر ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں مگر ہمیں نہیں دیتے جبکہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ میں تو خالی عمارتیں ہیں اس کے طواف کرنے کا کیا فائدہ جبکہ حقیقت تو ہم یہاں موجود ہیں۔ (نعوذباللہ)

3۔ ایک روز عبدالواحد خان کے گھر یوسف علی نے مجھ سے سوال کیا کہ کیا آپ حضورؐ کے سالار بننا پسند کریں گے میں نے کہا کیوں نہیں اس پر یوسف علی نے کہا مبارک ہو ہم نے آپ کو حضور پاکؐ کا سالار مقرر کیا۔ اس کے عوض سات لاکھ روپے کا تقاضا کیا جو میں ادا نہ کر سکا۔ کچھ عرصہ بعد سہیل اور یوسف علی میرے پاس گھر آئے اور مجھ سے ایک لاکھ روپیہ لے لیا۔

محمد اکرم رانا ولد رانا محمد طفیل
ڈیفنس ہاؤسنگ کالونی کراچی،

میں محمد اکرم رانا ولد رانا محمد طفیل اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میں ایک اوسط درجے کا عام آدمی ہوں اور اسلام کا پیروکار ہوں۔ ایک عام انسان ہونے کے ناطے میں آداب خداوندی ادا کرتا ہوں تا آنکہ میں نے اخبار پاکستان کا مطالعہ اکتوبر 1993ء سے شروع کیا۔ اس کا ایک مضمون تعمیر ملت پڑھ کر بہت متاثر ہوا جس کے بعد یہ ہر روز کا معمول بن گیا۔

شوق عمل میں اخبار والوں سے مضمون نگار کا معلوم کر کے ان کے گھر پہنچا اور ان کی محافل میں جانا شروع کر دیا۔ کبھی شادمان لاہور میں اور کبھی عبدالواحد کے گھر کراچی میں۔ عرض یہ کہ جہاں جہاں بھی محفل ہوئی میں شریک ہوتا رہا۔

ان محافل میں زیادہ تر دینی گفتگو ہی ہوتی لیکن کبھی کبھار چونکا دینے والی باتیں بھی ہوتیں جو شعور کو جھنجھوڑتی اور دل ان کو ماننے سے انکار کرتا۔ مثال کے طور پر ان کے آرٹیکل تعمیر ملت میں امام وقت کی توجیہات پیش کی جاتیں۔ اخبار میں پڑھ کر تو اس بات کا احساس نہ ہوا کہ یہ مرد کامل اور امام وقت کون ہے لیکن ان کی تقاریر سے یہ احساس ملنے لگا کہ یہ اشارے خود اپنی طرف ہی کرتے ہیں۔ پہلے پہل تو مبہم انداز اور پھر کھل کر بھی ذکر ہونے لگا کہ اب احیائے اسلام ہونے والا ہے۔ پہلے تو اس کا مرکز ترکی تھا لیکن اب پاکستان ہو گا اور

ہمیں کہتا (نعوذباللہ) میں محمدؐ ہوں

صاحب کے گھر (D-3 کہکشاں بلاک 9 کلفٹن) میں غالباً 1988ء یا 1989ء میں ہوئی۔ پہلا بیان یوسف علی نے سورہ اخلاص اور "احد" پر کیا۔ اس کے بعد 4 یا 5 ماہ بعد کراچی آتا رہا۔ عبدالواحد اس کے آنے پر اپنے دوستوں اور واقفوں کو اکٹھا کرتے تھے اور یوسف علی کی تقریر / بیان سنا کرتے تھے۔ شروع میں یوسف علی نے اپنے آپ کو بزرگ ظاہر کیا پھر آہستہ آہستہ ظاہر کیا کہ اب احیائے اسلام ہونے والا ہے اور اس کی سربراہی پاکستان میں ہو گی اور امام وقت کریں گے۔ پھر اپنے آپ کو امام وقت ظاہر کرنا شروع کیا۔ میرے ساتھ اکثر قرآن کریم کی آیات کے حوالہ سے بات ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ ایک دفعہ مجھ سے رقم کا مطالبہ کیا کہ آپ کو اس تحفہ کے بعد بہت بڑی حقیقت عطا کرنی ہے۔ میں نے کچھ ماہ تامل کیا تو پھر زور دیکر کہا کہ اب جلدی دے دوں۔ میں نے

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

مجبور کیا گیا تو میں نے کہہ دیا ایک لاکھ روپے۔ کافی وقت گزر گیا اور جب میں نے پیسے ادا نہ کئے تو مجھے طرح طرح سے پیغامات بھجوائے جاتے۔ ایک دن جب میں ان کے ہاں شام کو چھ بجے کے قریب پہنچا تو معلوم ہوا یہ اسلام آباد جا رہے ہیں۔ مجھے بھی اپنے ساتھ ایئرپورٹ لے گئے۔ راستہ بھر میں اپنے دو حواریوں کی مدد سے پیسے کا تذکرہ ہوتا رہا اور میرا شک گہرا ہوتا رہا۔ ایئرپورٹ تک پہنچتے پہنچتے یہ رقم 50 ہزار روپے کم ہو گئی۔

اب میں ان کی محافل میں شامل نہیں ہو رہا تھا کیونکہ میرے دل میں شکوک گہرے ہو گئے تھے۔ میرے حج پر جانے کا وقت اپریل 1996ء میں آگیا۔ مجھے یوسف علی نے یہ کہہ کر بلایا کہ آپ کے ذمے اللہ کا قرض واجب الادا ہے۔ آپ کا حج کوئی حج نہیں اگر آپ یہ قرض نہیں چکاتے۔ بہرحال میں نے رقم ادا کر دی جو کہ آدھی تھی۔

جیل میں ڈاکٹر ندیم یوسف علی کو کھانا پیش کر رہا ہے۔

تمام حاضرین مجلس کو مصطفویؐ خاندان قرار دیتا

حوالات میں یوسف علی کے داماد کا ایک عزیز ڈاکٹر ندیم قریشی مسلسل یوسف علی کے رابطے میں رہا اور وہ اس کے لئے مختلف قسم کے کھانے پکا کر لاتا رہا۔ 14 دن کے جسمانی ریمانڈ کے بعد پولیس نے اپنی تفتیش مکمل کر لی اور اسے گستاخِ رسولؐ قرار دیا پھر علاقہ مجسٹریٹ نے اسے جوڈیشل ریمانڈ پر کوٹ لکھپت جیل بھیج دیا مگر کوٹ لکھپت جیل کی انتظامیہ نے اس ملعون کو وصول کرنے سے انکار کر دیا اور موقف اختیار کیا کہ کوٹ لکھپت جیل میں درجنوں عاشقِ رسولؐ تیار بیٹھے ہیں کہ یہ جیل میں آئے اور کوئی غازی علم الدین شہید کا

یوسف سے پوچھا کہ آپ کس کیس میں جیل جا رہے ہیں جس پر کذاب یوسف خاموش رہا مگر پولیس کے سپاہیوں نے بتایا کہ یہ گستاخِ رسولؐ ہے اور اس نے خود کو جھوٹا نبی ظاہر کر کے درجنوں لڑکیوں کو بے آبرو کیا تو طوائفیں اور نائکہ گاڑی میں ہی اس پر لعنتیں بھیجنے لگیں۔ نائکہ نے کہا ہم تو برے ہیں ہی مگر ہم سے غلیظ لوگ بھی اس دنیا میں موجود ہیں اور کذاب یوسف پر لعنت ملامت شروع کر دی۔

دوسرے روز کذاب یوسف کو کیمپ جیل لے جایا گیا مگر یہاں بھی اسے کسی نے قبول نہ کیا جس پر آئی جی جیل خانہ

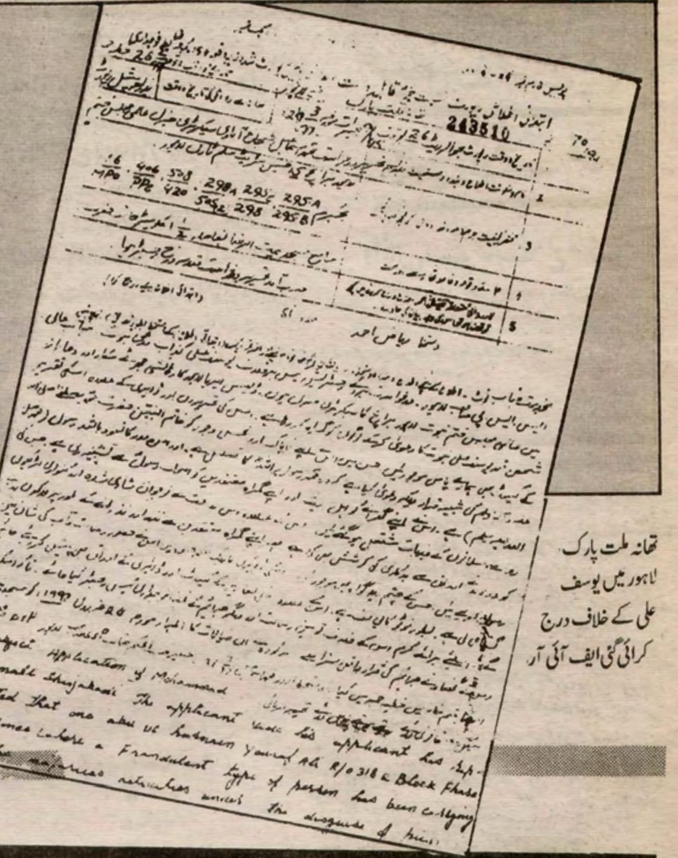
پولیس ... 243510 ... 298A 295C 295-A 406 ... 420 ... 298 295B ...
Subject: Application of Mohammad Ismail Shujabadi. The applicant ... stated that one Abul Hasnain Yousaf Ali R/o 318 E Block Phase III Defence Lahore a Fraudulent type of person has been calling ...

تھانہ ملت پارک لاہور میں یوسف علی کے خلاف درج کرائی گئی ایف آئی آر

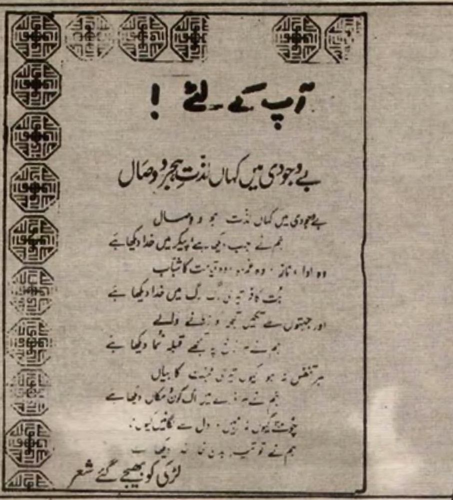
آپ کے لئے!

بے وجودی میں کہاں لذتِ ہجر و وصال

لڑکی کو بھیجے گئے شعر

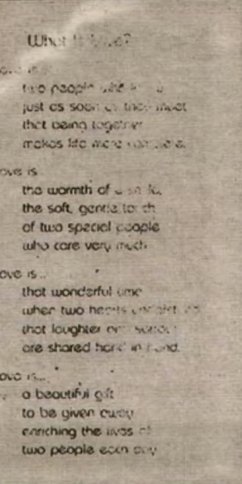

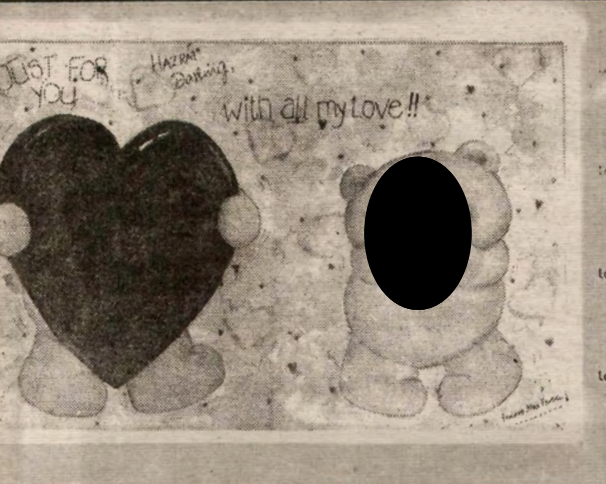

میں مبتلا ہے' اس لعنتی کی تمام حرکتوں سے آگاہ ہے اور وہ جانتی تھی کہ وہ خواتین کے ساتھ زیادتی کرتا ہے اور اس نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے شوہر کو شادیاں کرنے کا شوق ہے۔ میں کیا کروں' اس خاتون نے مزید بتایا کہ اس لعنتی نے جو فائل بنا رکھی ہے اور جسے لہرا کر وہ لوگوں کو بتاتا ہے کہ اس کی جسمانی قوتیں ختم ہیں اور محمدؐ کی روح (نعوذ باللہ) اس میں حلول کر جانے کے بعد اس میں لالچ اور جسمانی طاقتیں اس میں نہیں رہیں یہ سب بکواس ہے۔ اسے پکڑ کر ڈاکٹروں کے پاس لے جائیں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا اور اس کا جھوٹ

غریب حرکتیں کرتا رہا جس پر اس نے پاکستان واپس آتے ہی اس لعنتی سے تعلق ختم کر لیا۔ ایک خاتون (ش) نے "خبریں" کو بتایا کہ کذاب یوسف ہمیں بار بار یہ بات کہا کرتا تھا کہ اسے کسی بھی وقت کسی آزمائش سے دوچار ہونا پڑے گا تو وہ مکر کر جائے گا اور آپ بھی مکر جایئے گا۔ اگر کوئی پوچھے تو مت بتایئے گا' مصلحت اس میں ہوتی ہے کہ مشکل وقت عقلمندی سے گزار لیا جائے۔ اس خاتون نے بتایا کہ وہ یہ بات کہتا تھا کہ جو مجھے رقم دے گا وہ براہ راست اللہ تعالیٰ کو دے گا اور جو دوسروں کو رقم دے گا وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیگا۔ اب

مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی

جس کمرے میں بداعمالیاں کرتا اسے (نعوذ باللہ) غار حرا قرار دیتا

محفل میں موجود لوگوں سے کہتا کہ میں (نعوذ باللہ) محمدؐ ہوں اور تم صحابی

جات نے ساہیوال جیل منتقل کر دیا جہاں پر قید تنہائی میں اذیت ناک وقت گزار رہا ہے۔ اس کی جیل جانے کی خبر کے بعد کراچی کی ایک خاتون نے روتے ہوئے روزنامہ "خبریں" کو بتایا کہ اس بدبخت نے درجنوں گھر تباہ کئے ہیں اور یہ اول نمبر کا بدمعاش ہے۔ اس لڑکی نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو بھری عدالت میں اسے بے نقاب کرے گی اور عدالت کو بتائے گی کہ اس کا کردار کیا ہے۔ اس نے روتے ہوئے بتایا کہ وہ لڑکیوں سے کہتا کہ آپ خدا کا نور ہیں اور میں محمد ہوں جس طرح نعوذ باللہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ اللہ' محمدؐ عرش پر پیار کرتے ہیں ہم اسی طرح فرش پر کریں گے۔ وہ انتہائی بے غیرت ہے وہ بیٹی کہہ کر بھی ڈسنے سے باز نہیں آتا اور میں تو ایسی لڑکی ہوں جس نے اعلیٰ دنیاوی تعلیم تو حاصل کر لی مگر اس کے چکر میں بڑے بڑے ڈاکٹر' عالم دین اور ریٹائرڈ جرنیل پھنسے ہوئے ہیں۔ وہ جس کمرے میں غلیظ حرکتیں کرتا اسے غار حرا کہتا تھا۔ اس خاتون نے قسمیں اٹھاتے ہوئے روزنامہ "خبریں" کو کہا کہ کوئی خاتون اپنے کیریکٹر پر الزام نہیں لگاتی مگر یہ حرمتِ رسولؐ کا معاملہ ہے ہم کم عقل تھے دین سے دوری تھی یا رسول کی محبت' کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ ہم کس طرح اس کے چکر میں پھنس گئے اور کراچی کی کم از کم 15 لڑکیوں کو نکاح کی آڑ میں خراب کر چکا ہے۔ آغا خاں یونیورسٹی کی لڑکی عاصمہ کو بھی نکاح میں لے رکھا ہے

"خبریں" نے اسکی بداعمالیاں شائع کیں تو خود بھی مکر گیا اور مریدوں کو بھی مکرنے کی تلقین کی

میں اور میری ساتھی لڑکیاں یہ سمجھتی رہیں کہ یہ نکاح آسمانوں پر ہوئے ہیں پتہ نہیں یہ کونسا عمل کرتا تھا کہ ذہن اس بڈھے کی طرف کھنچتا ہی چلا جاتا تھا وہ اکثر یہ کہتا تھا کہ اس نے 99 شادیاں کرنی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں۔ حضرت محمدؐ کی دنیا میں آمد بھی 99 مرتبہ ہونی ہے۔ ہمارے سارے گھر والے اس کے چکر میں پڑ گئے تھے۔ اس نے کلفٹن میں عبدالواحد خاں کے گھر اپنا اڈا بنا رکھا تھا اور عبدالواحد خاں کی بہو اور بیٹیاں بھی دن رات اس کی تعریفیں کر کے ہمیں اس ملعون کے چکر میں پھنساتی تھیں۔ میں شرمندہ ہوں اللہ مجھے معاف کرے میں بھی اسے اصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہتی رہی۔ اللہ مجھے معاف کرے۔

کراچی ہی کی ایک اور خاتون (ر) نے "خبریں" کو بتایا کہ اس نے ہم پر جادو کر رکھا تھا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں میں سے ایک نام پر میرا نام رکھ دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایک مرتبہ وہ لعنتی میرے سامنے آئے تو میں اپنے ہاتھوں سے اس کی ناک' کان' ٹانگیں کاٹوں گی۔ اس نے بتایا کہ اس کو پھنسانے والا کراچی کا سہیل ہے جو کذاب یوسف کا ایجنٹ اور میرے بھائی کا دوست ہے۔ سہیل یوسف کی تمام

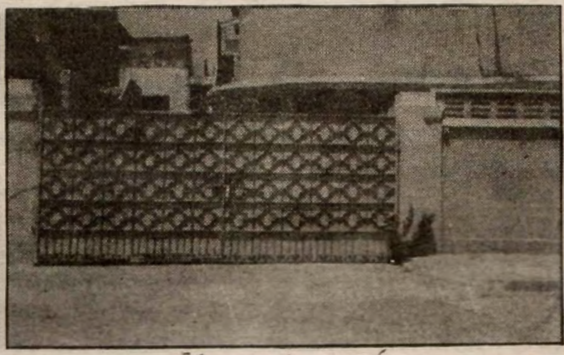
کراچی میں اس کے چیلے سہیل کا گھر۔

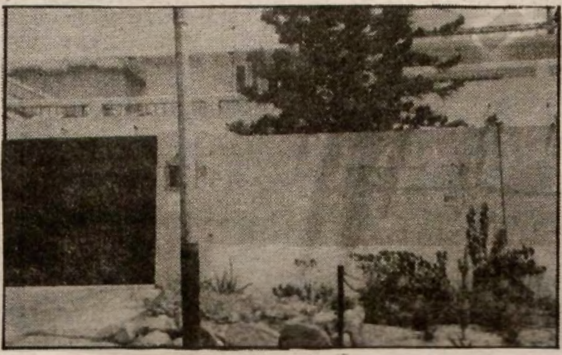
عبدالواحد کا کراچی میں گھر۔

یہ آپ نے فیصلہ کرنا ہے کہ آپ نے یہ رقوم اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینی ہیں یا اللہ تعالیٰ کو' فیصلہ خود کریں۔

اب یہ باتیں کوئی نفسیاتی مریض یا دیوانہ تو نہیں کر سکتا۔ اس خاتون نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں نے طیب یوسف سے لاہور میں فون پر بات کی اور پوچھا کہ آپ نے یوسف علی کی مہر نبوت دیکھی ہے تو طیب یوسف نے کہا آپ پڑھے لکھے ہیں آپ کو خود ہی پتہ چل جائے گا کہ حقیقت کیا ہے۔ اس خاتون نے بتایا کہ ایک مرتبہ اس نے عشق حقیقی پر تفصیلی لیکچر دیا اور پھر "ہیر رانجھا" فلم دیکھنے کی تلقین کی۔

جہلم کے ایک شخص ملک اعجاز نے روزنامہ "خبریں" کو بتایا کہ وہ اپنے ایک دوست کے توسط سے کذاب یوسف سے ملا اور چار ماہ تک اس کے چنگل میں پھنسا رہا پھر ایک مرتبہ کراچی گیا جہاں عبدالواحد خان کے گھر قیام کیا۔ اس نے

آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف پہلی ہی نظر میں حاصل کرنے والی بہت ہی پیاری کے لئے اس دعا کے ساتھ کہ ابدی طور پر ذات حق کی محب اور محبوب بن کر زندگی گذاریں

محمد

لڑکی کے نام لکھے گئے خط کا عکس

رات کے وقت کوئی عمل کیا پھر دو لڑکیاں اسماء اور عالیہ ملنے کیلئے آگئیں' اسماء اس کے ایک مرید مسعود کی منگیتر تھی مگر اس سے شادی سے انکاری تھی۔ میرے سامنے اس نے یوسف علی سے کہا ہم کہیں بھاگ جاتے ہیں۔ اس لڑکی کے یوسف کے ساتھ دوستانہ تعلقات تھے' یہ ان دونوں لڑکیوں کے ساتھ کافی دیر تک ذومعنی گفتگو کرتا رہا پھر میں ملحقہ کمرے میں سو گیا۔ رات دو بجے میں اٹھا تو میں نے یوسف علی کو ان دونوں لڑکیوں کے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا پھر ان کے درمیان مزاحیہ گفتگو ہوئی جو میں نے سننے کے بعد کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا تو یوسف مجھے باہر کھڑا دیکھ کر پریشان ہو گیا۔ میں نے اسے واضح طور پر کہا کہ تو مجھے حضورؐ سے ملاقات کی بشارت دیتا ہے' اپنا کردار دیکھ۔ میں نے اگلے روز عبدالواحد خان کو تمام صورتحال سے آگاہ کیا تو اس نے بات کاٹتے ہوئے کہا حضورؐ روحانی طور پر تو موجود ہیں جسمانی طور پر

ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کیا ہے؟

ابوالحسنین محمد یوسف علی نے 12 سال قبل ایک نام نہاد فرضی اسمبلی بنائی جس کا نام ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی ہے۔ 28 فروری 1997ء کو لاہور میں اس کا اجلاس ہوا جس میں کذاب یوسف نے 100 صحابہ کرام کی موجودگی کی بات کی۔ اس اجلاس میں کراچی سے عبدالواحد' محمد علی ابوبکر' سید زید زمان' سروش' وسیم' امجد' رضوان' کاشف' عارف' اورنگ زیب اور شاہد نے شرکت کی۔ جبکہ میجر جنرل (ر) سرفراز خاں' سید مسعود رضا' میاں حمید الدین ایڈووکیٹ' ڈاکٹر ندیم قریشی' عبدالوحید اور حکیم فاروق کے علاوہ متعدد افراد نے شرکت کی۔ 28 فروری کا ورلڈ اسمبلی کا یہ اجلاس آخری

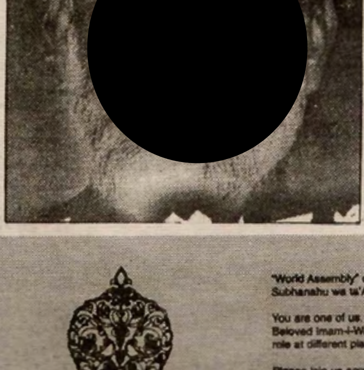

ثابت ہوا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی صورت بھی اس کے ان چاہنے والوں سے دور کر دی۔ اس اجلاس میں اس نے کذب بیانی کی انتہا کر دی اور اس اجلاس کی آڈیو کیسٹ یہ حسب عادت لوگوں سے واپس نہ لے سکا اور اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آنے کا سبب یہی کیسٹ بنی۔ ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا دنیا بھر میں کہیں بھی کوئی دفتر نہیں' کوئی ٹیلیفون نمبر نہیں' کوئی پوسٹل ایڈریس نہیں۔ جب اس سے اس ورلڈ اسمبلی کے بارے میں سوال کیا گیا تو اس نے کہا کہ روحانی طور پر تو ورلڈ اسمبلی کا دفتر مدینہ شریف میں ہے مگر عملی طور پر پاکستان میں' مگر ایڈریس موجود نہیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی نے بتایا کہ ورلڈ اسلامک مشن کے صدر کی حیثیت سے ان کے دنیا بھر کے تمام ممالک میں موجود تمام مذہبی تنظیموں' مشنوں اور جماعتوں سے نہ صرف گہرے رابطے ہیں بلکہ باقاعدہ خط و کتابت بھی ہے مگر ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کا آج تک انہوں نے نام نہیں سنا۔

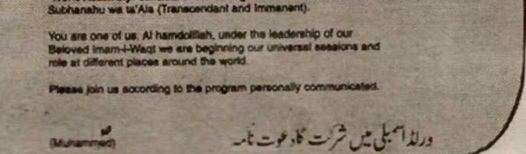

ورلڈ اسمبلی میں شرکت کا دعوت نامہ

سیاہ کاریوں میں شریک ہے اور جادو جانتا ہے ہم نے تو اس بے غیرت کو لاکھوں روپے بھی دیے۔

رہتی رہی ہے اور اس نے اپنے شوہر سے واشگاف الفاظ میں کہہ رکھا تھا کہ وہ حضور کی بیوی ہے۔ اس لئے اسے طلاق

پکڑا جائے گا۔

ایک شخص نے بتایا کہ وہ ملعون کو لے کر اپنے خرچ پر

کراچی کے عبدالواحد خان کو اس نے حضرت عمر فاروقؓ کا درجہ دے رکھا ہے

یوسف کہتا کہ ورلڈ اسمبلی کا عملی دفتر پاکستان اور روحانی دفتر مدینہ شریف میں ہے

آڈیو اور ویڈیو کیسٹوں کو دیکھ کر علمائے نے مشترکہ طور پر اس کیلئے پھانسی کا مطالبہ کیا

ایک خاتون نے بتایا کہ ہم سب نمازی اور پرہیز گار تھے۔ کراچی کی لڑکی "ش" اس لعنتی کے ساتھ بیویوں کی طرح

دے دو کیونکہ وہ پاک عورت بن چکی ہے۔ اس خاتون نے بتایا کہ اس ملعون کی بیوی طیبہ یوسف جو کسی جسمانی عارضہ

عمرے کیلئے گئے' اس نے خانہ کعبہ کا طواف نہ کیا اور مدینے میں بھی 40 نمازیں نہ پڑھیں بلکہ مدینہ شریف میں عجیب و

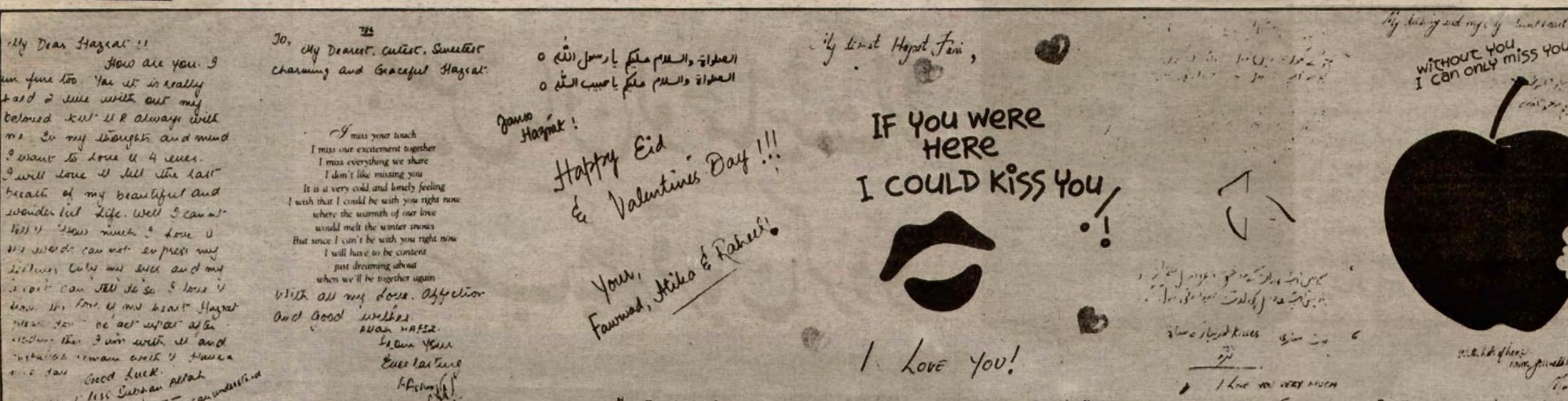

کچی عمروں کی سکول و کالج کی طالبات کے مختلف تہنیتی کارڈوں کا عکس۔ یہ وہ بچیاں ہیں جو اس کے اثر میں تھیں اور اسے اپنا سب کچھ سمجھنے کے علاوہ پاک روح اور (نعوذ باللہ) حضور سمجھ کر اس کے ہاتھوں لٹتی رہیں

اپنی کمر پر مہرِ نبوّت ہونے کا دعویٰ کرتا اگر کوئی شخص دکھانے کو کہتا تو اسے جواب دیتا پہلے اپنی بیوی کو طلاق دو

یوسف علی لوگوں کو بتاتا کہ 1994ء سے اسکے جسم میں (نعوذ باللہ) حضورؐ کی روح منتقل ہو چکی ہے

یوسف علی دیوانہ یا نفسیاتی مریض نہیں کیونکہ وہ اپنے لئے گھاٹے کا سودا نہیں کرتا

نہیں، روحانی لوگوں پر الزام تراشی نہیں کرتے۔

لاہور میں متاثرین سے تفصیلی رابطوں کے بعد راقم الحروف چیف ایڈیٹر "خبریں" کی ہدایت پر کراچی گیا جہاں پہلی ملاقات کذاب یوسف کے متاثرین سے ہوئی پھر اس کے حصار میں ابھی تک گرفتار کراچی کے عبدالواحد خان اور اس کے چیف چیلے کمپیوٹر انجینئر سہیل سے رابطہ کیا تو عبدالواحد خان نے ملاقات کیلئے جم خانہ کراچی کا وقت دیا، طے شدہ پروگرام کے مطابق 70 سالہ دراز قد کے عبدالواحد خان سے ملاقات ہوئی جہاں چھوٹی چھوٹی داڑھی والا ایک 35 سالہ شخص ہاتھ میں تسبیح لئے موجود تھا جس نے تعارف پر اپنا نام سہیل بتایا۔ دوران گفتگو عبدالواحد خان نے کہا کہ بعض لوگوں کو حضور کے بارے میں غلط فہمی ہوئی ہے وہ تو سراپا نور ہیں پھر انہوں نے سہیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اس نوجوان کی عمر دیکھیں، حضور محمد یوسف کی خاصی عنایت سے قرآن و سنت کے بارے میں جتنی معلومات اس نوجوان کو ہیں شاید دنیا کے کسی عالم دین کو نہ ہوں۔ عبدالواحد خان نے کہا کہ میں پاکستان کے علماء کو چیلنج کرتا ہوں جنہوں نے قرآن مجید حفظ تو کر رکھے ہیں لیکن سمجھ نہیں سکتے۔ آئیں اور اس نوجوان سے ملیں، اگر 5 منٹ میں قرآن و حدیث پر گفتگو کے حوالے سے بڑے بڑے نامی گرامی ملاؤں کو ہمارا یہ نوجوان فارغ نہ کر دے اور ان کی کم علمی کا پول نہ کھول دے تو ہم تسلیم کریں گے کہ حضور کی تربیت میں کمی ہے۔ یہ ابوالحسنین

سہیل

یوسف کذاب کا دایاں ہاتھ شیطان کا ہاتھ تھا: دست شناس سراج

کلفٹن کراچی کے ایک دست شناس سراج نے "خبریں" کو بتایا کہ یوسف علی اکثر اس کے پاس آتا اور اپنے ہاتھ کی لکیریں دکھاتا۔ سراج نے بتایا کہ وہ یوسف علی کو گزشتہ پانچ سال سے جانتا ہے مگر کبھی اس کی محفل میں نہیں گیا اور نہ ہی اسے معلوم ہے کہ اس نے نبوّت کا دعویٰ کر رکھا ہے البتہ اس کے ہاتھ کو میں نے دیکھا ہے، اس کا ہاتھ ابنارمل ہے اور اس کا ایک ہاتھ مکمل طور پر شیطان کا ہاتھ ہے، جس میں تمام شیطانی قوتیں موجود ہیں، جبکہ بایاں ہاتھ مختلف ہے۔ سراج نے بتایا کہ اس کے ہاتھ میں آخری عمر میں درجنوں معاشقوں کی نشانیاں ہیں اور میں نے یوسف علی کو ایک سال پہلے بتایا تھا کہ عورتوں سے میل ملاپ بند کر دے، وہ عورتوں کی وجہ سے ایک دن ذلیل ہو گا مگر وہ نہ مانا۔ سراج نے بتایا کہ وہ کبھی کبھار لڑکیوں کے ساتھ اسے ملنے آتا، اس کے ہاتھ میں حرام کی دولت کا اچانک آنا بھی تھا اور یہ ساری ناجائز دولت 45 سال کی عمر کے بعد ہی آتی ہوئی نظر آتی تھی۔ سراج نے بتایا کہ اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے ہاتھ پر واضح تھا، ابھی وہ مزید رسوا ہو گا اور رسوائی سے نکل نہیں سکے گا۔

عالم میں کہے گئے بعض جملوں کو لوگوں نے کس انداز میں پیش کیا۔ عبدالواحد خان نے مزید کہا کہ لوگ انہیں کیا رقوم دیں گے، لاکھوں روپیہ تو ان کے قدموں میں میں نچھاور کر چکا ہوں۔ یہی خواتین اور حضرات جو آج الزام لگا رہے ہیں کل جب دن رات حضور کی خدمت کرتے تھے اور کراچی سے لاہور جاتے ہوئے حضور کا بریف کیس، زیورات اور نوٹوں سے بھر دیتے تھے اس وقت انہیں کچھ معلوم نہیں تھا۔

قارئین الوالحسنین محمد یوسف علی کی تمام کذب بیانیاں کرتوت آپ کے سامنے ہیں، ابھی صرف چند چیدہ چیدہ لوگوں کے بیان شائع کئے جا رہے ہیں اور صرف وہ کچھ شائع کیا جا رہا ہے جو قابل اشاعت ہے، ابھی تو اس کی ڈائری پر بھی تفصیلی بحث نہیں کی گئی جس میں یہ اللہ پاک کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ (نعوذ باللہ) طبعی جسم رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ بولتا ہے، سنتا ہے، حکم دیتا ہے، چلتا ہے، یہ تمام خواص طبعی ہیں اس لئے اللہ تبارک تعالیٰ طبعی جسم رکھتے ہیں۔

لاہور کینٹ کی ایک 17 سالہ لڑکی کے خطوط کا عکس یہ وہ لڑکی ہے جسے اس بدبخت نے پہلے بیٹی بنایا اور پھر روحانی نکاح کر کے بے آبرو کیا۔ لڑکی حاملہ ہو گئی اور کراچی کے ایک پرائیویٹ ہسپتال کمال ہسپتال میں ڈاکٹر نزہت کمال نے آپریشن کر کے اس کا ابارشن کیا۔ اس خط میں لڑکی اپنی ایک عزیز کو تمام صورتحال سے آگاہ کرتی ہے اور جہاں اس بدبخت کا ذکر آتا ہے وہاں حضرت جی یا پھر H-J کہتی ہے۔ کذاب یوسف لڑکیوں کو اکثر اوقات لباس سے تشبیہ دے کر کہتا تھا کہ لباس تبدیل ہوتا رہتا ہے۔

اس لڑکی نے اپنے بہنوئی کے نام ایک خط میں اپنے اور اس لعنتی یوسف علی کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے جو خط لکھا اس کے چند پیرے اس طرح سے ہیں۔

"اس لیے "ک" بھائی آپ کو تو پتہ ہی ہے کہ میں کس طرح 21 دن وہاں اس کے ساتھ رہی اور جو میرے ساتھ ہسپتال والا واقعہ ہوا پتہ نہیں یہ سب کیسے ہو گیا۔ اب کچھ اچھا نہیں لگتا میں نے اپنا آپ مار لیا ہے مجھ میں حوصلہ نہیں رہا۔ دل کرتا ہے کہ جلدی سے کچھ نہ کچھ ہو جائے یا آر یا پار (ک) مجھے ایک بات تو بتاؤ میں نے حضرت جی کو اتنا ٹوٹ کر کیوں چاہا۔ اس طرح بھی ہوا میں سب کے ساتھ لڑ کر بھی ان کے پاس چلی جاتی ہوں اور چاہتی ہوں کہ وہ مجھے ٹوٹ کر چاہیں۔"

ہوس کا شکار ہو کر کراچی کے ایک ہسپتال میں بھی داخل کی گئی۔ وہ بھی اس کی زبانی بیویوں میں سے ایک ہے جسے تمام "حقوق" کی ادائیگی کا حکم دیا گیا

یوسف علی ہی کی محبت کا نتیجہ ہے کہ ہمیں دین اور قرآن کا مفہوم سمجھ آیا، جاہل مولویوں نے تو اسے مذاق بنا دیا تھا۔ عبدالواحد خان نے مزید کہا کہ یوسف علی تو سراپا نور ہے، ان میں تو سیکس کا عنصر موجود ہی نہیں، لڑکیاں کسی اور کا الزام شاید حضرت جی پر تھوپ رہی ہیں۔ اس موقع پر سہیل نے کہا میرے مرشد، میرے حضرت اور میرے آقا دنیاوی آزمائشوں میں ہیں۔ حضرت کہتے تھے کہ جس راستے پر ہم

نہیں کہتے کہ ہمیں حضور نے منع کر رکھا ہے۔ سہیل نے بتایا کہ حضور کے صدقے وہ قرآن مجید کے بارے میں جو آگاہی حاصل کر چکے ہیں شاید بڑے بڑے مفتیان کرام پر بھی اس آگاہی کے دروازے نہ کھلے ہوں۔ قرآن مجید کے 30 پارے تو دور کی بات میں چیلنج کرتا ہوں کہ یہ مفتیان تو سورۃ فاتح کی روح سے بھی آگاہ نہیں۔ ہمارے حضرت جی اب رہا ہوں گے تو ہم کسی انٹرنیشنل ٹی وی نیٹ ورک پر اوپن چیلنج کریں گے، آئیں اور دین کی تعلیمات پر ہم سے بات کریں۔ عبدالواحد خان نے کہا کہ اسی جم خانہ کراچی میں بعض اہم

جب تک سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع نہیں ہوتا اور سورج سوا نیزے پر نہیں آئے گا، توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں معافی ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تو جذب کی کیفیت میں بات ہو سکتی ہے مگر اس روئے زمین پر کون ہے جو نبی کریمؐ کی طرف سے گستاخ رسولؐ کو

کیا خبر کتنے تارے کھلے اور چھپ گئے مگر حضورؐ کا ستارہ ڈوبا ہے نہ ڈوبے گا۔ حضور نبی کریمؐ نے واضح طور پر یہ کہہ رکھا ہے "جس نے مجھ پر جھوٹ بولا، کوئی غلط بات مجھ سے منسوب کی، میرے حوالے سے کوئی فرضی بات کی اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

کراچی اور لاہور کی 13 خواتین کو روحانی نکاح میں لیا

یوسف کو لاہور میں ٹارگٹ پورا ہوتا نظر نہ آیا تو کراچی چلا گیا

چل رہے ہیں جاہل مولویوں کی وجہ سے شاید ہمیں جیل جانا پڑے، کم علم عالموں کی وجہ سے شاید ہماری زندگیوں کو خطرہ ہو مگر یہ خطرات عارضی ہوں گے اور حکومتی سطح پر بعد میں قرآن و سنت کے بارے میں ہمارے موقف اور علم کو تسلیم کر لیا جائے گا۔ جن خواتین نے آپ سے رابطہ کر کے حضرت جی پر الزامات عائد کئے ہیں ان کے بارے میں ہم اس لئے کچھ

ترین افراد نے حضور کی محفل میں شرکت کی اور حضور سے تو بعض نے یہاں تک کہا کہ پاکستان میں نفاذ اسلام کے بارے میں رپورٹ تیار کریں۔ حضرت جب بات کرتے ہیں تو بڑے بڑے سخت گیر موم ہو جاتے ہیں، ذرا عدالت میں مقدمہ تو شروع ہونے دیں پھر عدالت میں ہم ثابت کریں گے کہ حضرت جی کی تعلیمات کیا ہیں اور حضرت جی کے جذب کے

مریدوں کو کہتا کہ ہم سب جنت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیٹھ کر کافی پئیں گے

یوسف کے ساتھ بیٹھی نائکہ نے کہا ہم تو بُرے ہیں مگر یہ غلیظ انسان ہے

معاف کر سکے امام ربانی مجدد الف ثانی واضح طور پر کہتے ہیں "

"باخدا دیوانہ باشد با محمدؐ ہوشیار"

اللہ تعالیٰ سے تو پیار کی بات اور جذب کی کیفیت میں بات ہو سکتی ہے مگر مقام مصطفیٰؐ کی طرف آؤ تو ذرا ہوشیاری سے قدم رکھنا کیونکہ مقام مصطفیٰؐ کے بارے میں دیوانگی کی اجازت نہیں۔"

"خبریں" نے اپنا کیس پیش کر دیا، معاملہ کسی شخص، کسی ذات، کسی فرد، کسی ادارے یا کسی قوم کی اہانت کا نہیں یہ توہین رسالت کا معاملہ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ عدالت کیا فیصلہ کرتی ہے یا کسی غازی علم الدین شہید ثانی کے ذریعے اللہ تبارک تعالیٰ اس کا فیصلہ کرواتا ہے۔

ہمیں مان لو حمایت کرو اور سب کچھ قربان کر دو

ملعون کی آڈیو اور وڈیو کیسٹوں میں کی گئی تقریروں میں کوئی ربط نہیں۔ ایک فقرہ بھی مکمل نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ جھوٹی بات میں ربط نہیں ہوتا۔ قارئین خود فیصلہ کریں۔

بڑی اعلیٰ محفل تھی ملائے اعلیٰ میں جو مجلس نبی کریمؐ ہوتی ہے۔ کسی عاشق نے رب کریم کو ایک بات کہہ دی کہ رب کریم یہ عجیب بات نہیں ہے کہ مسجد نبوی کتنی شاندار بنائی جارہی ہے 'کتنی شاندار بن رہی ہے۔ لاکھوں کروڑوں روپے اس پر خرچ ہوگئے ہیں اس کے برعکس خود رسول اللہ جاکر کہیں تو ان کی بات یہ لوگ نہ مانیں تو آپ نے اتنا اختیار سعودی حکومت کو کیوں دیا ہوا ہے۔ رب کریم آگے سے جواب دیتے ہیں جو مالک ہوتے ہیں ان کی خدمت کیلئے خادم کام کرتے ہیں میں نے سعودی حکومت کو مالک نہیں بنایا' خادم بنایا ہے' یہ خادم ہیں حرمین شریفین کے۔ کسی کیلئے حرمین شریفین کو بنایا سجایا جارہا ہے۔ بارات سجائی جاتی ہے۔ دولہا بعد میں آتے ہیں دلہا کام نہیں کیا کرتے۔ دولہا کام نہیں کیا کرتے۔ اللہ ہو اکبر بہت خوبصورت مشاہدہ ایک سناتے ہیں۔ اسلام آباد ہے۔ جم غفیر ہے ایک نورانی صورت بیٹھی ہوئی ہے۔ اوپر لوگ پوچھتے ہیں کون ہیں آپ لوگ پوچھتے ہیں کون ہیں' آپ ہاتھوں میں کنکریاں لیکر کہتے ہیں ہم وہ ہیں جن کے ہاتھوں میں کنکریاں کلمہ پڑھتی ہیں اور اونچا اونچا لاالہ الااللہ کی آواز آنی شروع ہوجاتی ہے۔ کیا جہاں ہم ٹھوکر ماردیں وہاں چشمے ابل پڑیں ہر طرف پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ پرانی باتیں تھیں۔ استغفراللہ میر مجال نہیں ہے کہ سیرت پاک کا ذکر کرسکوں۔ میری مجال نہیں ہے میں نے تو لب کریم سے درخواست کی تھی کہ یہ زبان حاضر ہے۔ اس زبان پر آپ اپنے محبوب کی باتیں خود کریں۔ بھئی سیرت تو ان کی لکھی جاتی ہے جو ایک خاص وقت تک آئے ہوں اور چلے گئے ہوں جن کا ہر لمحہ ایک نئی جلوہ گری دکھا رہا ہو۔ میں ان کی سیرت کیسے لکھوں۔ آپ مجھے بتائیں میں سپرسونک کی تصویر لینا چاہتا ہوں۔ میں کیمرہ لیکر کھڑا ہوگیا ہوں ابھی میرا کیمرہ سیٹ نہیں ہوا وہ آگے نکل گیا ہے۔ قل یومن ہوفی

> ہم آپ بن کر اپنے
> آپ کو بیان کرنے
> کیلئے آئے ہیں

شانا ہر ہر لمحہ وہ نئی جلوہ گری سے جلوہ گر ہو رہے ہیں۔ اس مسکین نے تو ان کو دیکھ کر یہی اعتراف کیا ہے۔ جب سے آپ کو دیکھا ہے عالم نو دیکھا ہے۔ مرحلہ طے نہ ہوا آپ کی شناسائی کا یاد رکھئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم نے چلے جانا تھا یہاں سے ایک دو دن کے بعد لیکن اپنے پیاروں کیلئے پروگرام بدلا ہے۔ اگلا جمعہ 9 ربیع الاول ہے۔ یہ کائنات کا خاص ترین دن ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق 12 ربیع الاول نہیں ہے' 9 ربیع الاول ہے۔ سرکاری طور پر جو مرضی کریں ہمارے لئے تو ہر ہر لمحہ ہیں اور 9 ربیع الاول اس لئے اہم ہے کہ پہلی دفعہ ذات حق نے فیصلہ کیا زمین پر ہمیشہ کیلئے آنے کا یہ نقطہ آغاز کس کا ہے۔ ذات حق سبحانہ ھو تعالیٰ کا اپنی توفیق کے مطابق 9 ربیع الاول کو لڈو تقسیم کیجئے گا۔ کسی کا بیٹا ہوجاتا ہے تو وہ خوشی مناتا ہے۔ ہم انشاء اللہ یہاں بیٹھ خوشی منائیں گے اور ہمیشہ کی طرح ہماری بھی درخواست ہوگی کہ نہ تو ہمیں لڈوؤں سے غرض ہے نہ تقریر سے غرض ہے وہ تو خود پھول بنکر آئیں گے اور ہر طرف پھول ہی پھول بکھیر دیں گے۔ پر رب کریم آپ خود موجود ہوں۔ یہاں پہ ذات حق آپ خود موجود ہوں۔ آقا کہہ لیں یا کچھ کہہ لیں خود ہماری اس مسکین کی محفل میں موجود ہوں۔

اذ قال رب کا للِ ملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ

یہ آیات آقائے دو جہاں' سنا رہے ہیں۔ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے آیئے آپکو Observe کریں۔ آپ ہیں ملائکہ میں آتا ہوں کہتا ہوں پولیس اس منہ سے وہ بولے۔

اذ قال رب کا للِ ملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ

آپ کے رب نے کہا ملائکہ سے۔ کس نے کہا' جو سامنے بیٹھا ہے اسی نے تو کہا۔ میں اس زمین میں خلیفہ بن کر جانے والا ہوں میں بہ نفس نفیس اس دنیا میں خلیفہ بنکر جانے والا ہوں۔ اسی طریقے سے جب مشبہ شکل بنا کر ملائکہ کو دکھا کر ملائکہ سے کہا کہ میں زمین پہ بہ نفس نفیس

یوسف کی ویڈیو کیسٹ سے چند اقتباسات

خلیفہ بنکر جانے والا ہوں۔ انہوں نے آگے سے کہا کہ زمین پر انسان فتنہ فساد مچاتا ہے آگے سے جواب دیا۔ آپ نے جواب دیا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ سین بدلا اپنے آپ پر ایک لباس پہن ملائکہ آدم سمجھتے رہے حقیقت میں خود رہے کہا بتاؤ سب کچھ کیا ہے چیزوں کی انتہا بتاؤ چیزوں کی ماہیت بتاؤ۔ مساوی ماہیت بتائی اپنی حقیقت چھپائی' ساری ماہیت بتائی اپنی حقیقت چھپائی حتیٰ کہ اللہ کو کہنا پڑا۔ سورۂ مائدہ کہ اے رسول کریمؐ جو کچھ آپ ہیں بتائیں ان کو آپ کے رب نے آپ کو جو نعمت دی ہے اس کو بتائیں کہ آپ کیا ہیں۔ کس طرح بتایا پھر کوئی جواب نہیں۔ کوئی جواب نہیں۔ ظاہری طور پر آپ کی بیوی ہیں سیدہ عائشہ آتی ہیں 'السلام علیکم' السلام علیکم کوئی جواب نہیں۔ السلام علیک الصلوٰۃ والسلام وعلیک یارسول اللہ کوئی جواب نہیں۔ آپ جب الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہتے ہیں بعض اوقات جواب نہیں آتا کیونکہ راز یہ ہے۔ ظاہری طور پر جھنجھوڑتی ہیں کہتے ہیں من انتا ڈر جاتی ہیں کہ عربی زبان میں تو عورت کو من انتی کہا جاتا ہے تو آپ کون ہیں۔ یہ من انتا کیوں کہہ رہے ہیں وہ بھی عربی کے اتنے ماہر زیر زبر کی جہاں غلطی ہو وہاں مستی ہوتی ہے غلطی نہیں ہوتی ڈر گئیں کہتی ہیں عائشہ' کہتے ہیں کون عائشہ کہتی ہیں عائشہ' بن ابی بکر کہتے ہیں کون ابی بکر' ذرا دل تھام کر بیٹھئے گا عائشہ زوجہ محمد کہتے ہیں کون محمدؐ ظاہری ظاہر انداز بھی ہیں اور ظاہری رشتہ دار بھی ہیں۔ داماد ہیں علی سسر ہیں ابوبکر دونوں کو لے آتی ہیں وہ کہتے ہیں ہمراہیں تھوڑے من انتا آپ کون

ہماری شان کو بھی مان لو چاہے گھر بار چھوڑنا پڑے

ہیں۔ اب وہ انا احمد بلا انا احمد بیلا آگے بولنے والی بات نہیں ہے۔ یارو دیکھو تو سہی کہاں کہاں اشارے ہیں۔ اگر تو محمد رسول اللہ غیر ہیں تو اللہ ان کا انعام بتائیں۔ اگر انعام نہیں دے رہے ان کو تو وہ کون ہیں یا اللہ دلیل دے نہیں سکتے ہم رمز ہے اپنے پیاروں کو ہم نے دینی ہے یہ چیز تحفہ یہ ہمارا چیلنج ہے۔ کس کی وجہ سے رب کریم کی عطا کی وجہ سے کسی کو کوئی حق نہیں ہے کہ رسول اللہ کہلائے۔ اللہ نے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم جانے والے ہیں کہا تھا میں ایک ایک خلیفہ ہے اللہ کا خلیفہ ایک ہے وہ خلیفہ کیا وہ جن کا خلیفہ ہے ان جیسا نہ ہو۔ علماء

کرام بتائیں مجھے کوئی دلیل کہ سورۃ اشراق کی آیت نمبر 11 میں جواب لکھا ہے۔

یاد رکھئے آپ مبارک لوگ ہیں آپ بہت مبارک لوگ ہیں۔ محمد مصطفیٰ کی جلوہ گری جو فی زمانہ ہے کبھی تھی نہ کبھی ہوگی۔ یہ نہایت اپنے عروج پر ہے ہم سب خوش نصیب ہیں کہ اس دور پیدا ہوئے انسانی معراج انتہا پر چل رہی ہے۔ ایک بات یاد رہے لطف بہت آتا ہے ایک آپ سب سے میں درخواست کروں گا کوئی پیچھے نہ ہو میرے اس مسکین کی بات آپ اس لئے نہ مانیں کہ اس مسکین سے آپ کو محبت ہے۔ آج ہم نے بات وہ ماننی ہے یہ فیصلہ کرلیں جو قرآن کہہ رہا ہے اور القرآن کے صدقہ کہہ رہا ہے اور القرآن کی برکت سے کہہ رہا ہے۔ رب کریم سے دعا ہے اے رب کریم برنگ رسالت کی زبان پر بولیں اور برنگ صحابہ یہ سب پیارے نہیں کوئی غلط نہ میں کروں نہ یہ سنیں۔

بہترین نے مہترین انبیاء خبر محمدؐ نیست در عرض و سماں انبیاء اور تمام میں ان کے سردار بھی ہیں اور بہترین بھی ہیں۔ آسمان کھنگال کر دیکھ لو' زمین و آسمان کھنگال کر دیکھ لو محمدؐ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ سمجھ آئی۔ پانی پانی رہا نا' یہ اللہ سبحان و تعالیٰ کی اپنی جلوہ گری ہے۔ کہیں وہ مرشد کہلائی کہیں پیر کہلائی' کہیں قطب کہلائی کہیں نبی کہلائی کہیں محمدؐ کہلائی۔ ذات حق سبحان و تعالیٰ سے محبت کب ہوگی اے اللہ مجھے آپ سے بڑا پیار ہے' اے اللہ مجھے آپ سے بڑا پیار ہے' اے اللہ میں آپ پر نثار ہوں' اے اللہ میں آپ پر قربان ہوں' اے اللہ میں آپ پرواری ہوں' کون نہیں کہہ سکتا بھئی محبت کا پتہ اس وقت چلتا ہے۔ اللہ خود آجائے میرے سامنے میرے جیسا بن کر میرے سامنے میرے جیسا بن کر

آئے میں اپنی بکریوں کا دودھ اس کو پلاؤں پر اس کے جوت سیدھے کروں ایک لمحے کیلئے میرے ذمے یہ بات آئے میں میں ہوں وہ وہ ہے جب اللہ میرے سامنے میرے جیسا بن کر آجاتے تو پھر بات ہوتی ہے میں چھوٹے سے بچے پر جو نزول ہوا آپ کو سناتا ہوں۔ اس بچہ کی عمر بمشکل پانچ سال ہوگی۔ وہ پوچھتا ہے اپنی ماں سے اللہ کدھر ہے۔ میں اس سے پیار کرنا چاہتا ہوں۔ ذرا غور سے سنئے گا چھوٹے سے بچہ کی معرفت اللہ کدھر ہے میں اس سے پیار کرنا چاہتا ہوں۔ ماں نے کہا اللہ ہر جگہ ہے' ہر طرف ہے تو اس نے ایک قدم آگے

ونومن باللہ توزوہ وتوقرہ تسبیح بکرۃ واصیلا ہے نا عجیب ایک بات اٹکے ہوئے ہیں' تمام تفسیریں اٹھا کر دیکھ لیں جو بھی دیکھیں اللہ پر ایمان لاؤ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاؤ' اس کے رسولؐ کی ہر لحاظ سے حمایت کرو اور انکا ادب کرو۔ اللہ سبحانہ ھو تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ یہ تو اللہ اور ہے' یہ چکر کیا بن گیا' کہاں لکھا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح کرو' کہتا ہے صبح و شام اس کی تسبیح کرو' سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ آپ کسی کو دیکھ لیں جھوٹ نہیں بولنا' کلچر کے پریشر کے تحت ہم لکھیں گے کہ اللہ کی تسبیح صبح شام اللہ کو یاد کرو لیکن یقین کریں میں اپنا سچ بتاتا

آج آقا کی دعوت یہ ہے کہ آؤ مجھ میں گم ہو جاؤ

بڑھایا۔ بولا میری اللہ سے ٹکر ہوگئی ہے ہوئی نہیں ہے' تو کدھر ہے اللہ مجھے محسوس کروا' ارے چھوٹے سے بچہ کی زبان سے نکلا اللہ کدھر ہے میں پیار کرنا چاہتا ہوں ظاہری خود پر وہ والدہ ہم سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے ہم سے پوچھا کہ کیا اسے جواب دوں۔ میں نے کہا اسے اللہ سے ملوائیں کہتا کہ وہ کیسے ملوائیں میں نے کہا جیسے ہی اسے بھوک لگے اس کے پاس دودھ لے کر جائے اسے کہیں اللہ نے بھیجا ہے۔ وہ کہے کیسے اللہ نے بھیجا ہے تو کہیں اللہ نے ہوتا تو میں تمہارے پاس کیسے دودھ لیکر آتی۔ وہی تو پیار کر رہا ہے' وہ لپٹ گیا اور اپنی کو چومتا چومتا کہنے لگا میں اپنی ماں کو پیار نہیں کر رہا اللہ کو پیار کر رہا ہوں۔ اب اگر آپ مزہ لیں تو گھر جا کر مزہ لیں اور یہاں بھی بیٹھ کر سنیں۔

یہ آیات بہت ہی شرارتی ہیں

ہوں مجھے تو جس سے محبت ہے میں اسے صبح و شام یاد کروں گا۔ مجھے اپنے شعور کی ابتدا یاد ہے جب میں بچہ تھا مجھے ماں باپ کے سوا کچھ نظر ہی نہیں آتا تھا۔ میں صبح و شام ان کو یاد کرتا تھا۔ بڑا ہوا تو صبح شام میری بیوی مجھے یاد آتی تھی۔ اپنی منگیتر یاد آتی تھی۔ LOVE LETTER ان کو لکھا کرتا تھا۔ بڑی مشکل سے نماز پڑھا کرتا تھا۔ میں آپ کو بتاؤں اللہ اللہ ہے ٹھیک ہے پر پریکٹیکل محبت اس سے ہوتی ہے جو سامنے ہو' ہم نے آپ کو بھیجا ہے' یہ اچھی بات ہے۔ یہ کون ہے بھئی آپ کی بہن ہے' آپ کی بھاوج ہے' آپ کی بہو ہے' اچھا شریف لڑکا ایسے ہی تعارف کرواتا ہے اور تنہائی میں جا کر کہتا ہے ہیلو ڈارلنگ سمجھ آگئی کہ نہیں جب آپ سے تعارف کروایا ایک نو بیاہتا جوڑا آیا تو شوہر سے پوچھا کہ یہ کون ہے' بھئی آپ کی بہو ہے ایسے ہی تعارف کروائے گا نا' بجائے اس کے کہ میری بیوی ہے۔ ادب میں تعارف ایسا ہوگا اور تنہائی میں جا کر کہے گا ہیلو ڈارلنگ تو ہم بھی اپنے محبوب کو کہتے ہیں ہیلو ڈارلنگ یہ تو ہم آپس میں بیٹھے ہیں۔ ذرا اس کا مفہوم تو بتادیں۔ سمجھ آگئی اس بات کی صحیح مفہوم بتا دیں جن کے اندر اتنا نور ہے ان کو بتانے کی ضرورت ہی نہیں کہ بتانا ہے۔ الفاظ میں لانا ہے لانا ہے' ہم آپ بن کر آئے ہیں' اپنے آپ کو بیان کرنے کیلئے ماننے والوں کو خوشخبری دینے کیلئے' نہ ماننے والوں کو ڈرانے کیلئے اور حجت قائم کرنے کیلئے۔ ہم ہی ہم ہیں' ہمیں مان لو' اپنی فطرت کی تسلیم کا نام ایمان ہے۔ ہمیں مان لو' ہماری منزہ شان کو بھی مان لو اور ہماری مشبہ شان کو بھی' مان لو مشبہ شان میں آؤ خاندان کی مخالفت کرنی پڑے' بیوی مخالفت کرنی پڑے' بچوں کو چھوڑنا پڑے' بچوں کو قتل کرنا پڑے' بدر دہرانا پڑے' کونین دہرانا پڑے' کربلا دہرانا پڑے' ہماری مشبہ شان کی حمایت کرو' ہمارا ادب کرو تاکہ آپ کے اندر جو ہیں وہ ابھر سکیں ہمیں مشبہ طور پر ادب کرو' تن من دھن قربان کر دو چاہے ساری دنیا چھڑانی پڑے اور یہ کسی سچے عاشق کو دیکھ لیں لڑکا ایک لڑکی کی خاطر اور لڑکی ایک لڑکے کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیتی ہے۔ سب کچھ چھوڑ دیتی ہے' کیا آپ ہماری خاطر سب نہیں چھوڑ سکتے۔ ہماری مشبہ شان کیلئے ادب کرو' حمایت کرو' سب کچھ قربان کرو اور منزہ شان کی حیثیت سے صبح شام ہماری تسبیح کرو۔ جہاں کہتے ہیں میرے آقا جہاں ہم وہاں

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

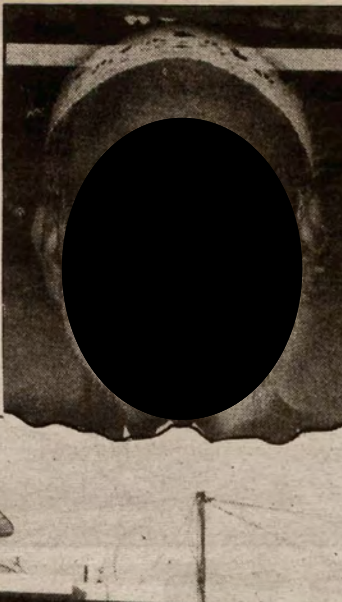

اور تمام عالم اس پر اٹکے ہوئے ہیں۔ کیا کہہ رہا ہے کہ انا ارسلنگ شاہد آپ کا تو سمجھ گئے نا' انا ارسلنک شاہد و مبشرو نذیرا یہ کا بشر نہیں ہے۔

ہم نے آپ کو بھیجا ہے جو کچھ آپ نے دیکھا ہے وہ بیان کرنے کیلئے جو مان جائیں انہیں خوشخبری دینے کیلئے جو نہ مانیں انہیں خبردار کرنے کیلئے کس لئے۔

یہ مانا باللہ ہے یعنی کہ اللہ پر ایمان لاؤ باللہ ہے اللہ کے ساتھ ایمان لاؤ۔ عاشق کیلئے تصور پیدا کیا ہے کہ ادھر نہیں ادھر ہے۔ اللہ اللہ کے ساتھ ایمان لاؤ اور کہو اللہ اللہ آپ ہی ہو۔ جب سراپا اللہ ہی اللہ رہ جائے گا و رسول ہی اور اس کے مشبہ شکل پر ایمان لے آؤ۔

ڈیفنس میں یوسف علی کا گھر۔

یوسف کی آڈیو کیسٹ سے چند اقتباسات

فروری 97ء کو اس نے بیت الرضا میں اپنی تقریر کے دوران دو افراد عبدالواحد خاں اور سید زید زمان کا صحابی کی حیثیت سے تعارف کروایا اور پھر یوسف کے علاوہ ان دونوں نے بھی مختصر خطاب کیا۔

"کائنات کے سب سے خوش قسمت ترین انسانو' اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے خوش نصیب صاحبان ایمان حضور سیدنا محمدؐ رسول اللہ سے وابستہ ہونے والو' ان پر وارفتہ ہونے والو' ان پر تن من دھن نثار کرنے والے صاحبانِ نصیب انسانو! آپ کو مبارک ہو کہ آج آپ کی محفل میں القرآن بھی موجود ہے' قرآن بھی موجود ہے۔ آج اس محفل میں 100 صحابہ کرام موجود ہیں۔ ایک ایک اپنی جگہ نمونہ ہے اور ایک ایک کا تعارف کروانے کو جی چاہتا ہے۔ لیکن ہم آج صرف دو کا تعارف کروائیں گے۔ عمر کے لحاظ سے نوجوان ہیں۔ حقیقت کے لحاظ سے نوجوان ہیں۔ ایک وہ خوش نصیب ہستی ہیں' کائنات میں واحد ہستی ہیں' نام بھی ان کا عبدالواحد ہے۔ محمد عبدالواحد۔ ایک ایسے صحابی ایک ایسے ولی اللہ ہیں کہ پوری کائنات میں جن کا خاندان سب سے زیادہ تقریباً سارے کا سارا خاندان وابستہ ہے رسولؐ سے' وارفتہ

ہے رسولؐ پر اور محمدؐ رسول اللہ سے وابستہ ہو کر محمد مصطفیٰ تک پہنچا ہے اور محمد مصطفیٰ کے ذریعے ذات حق سبحانہ و تعالیٰ تک پہنچا ہے۔ نعرۂ تکبیر کے ساتھ ان کا استقبال کیجئے۔" عبدالواحد خاں کی تقریر:

آج سے 25 سال پہلے مکہ معظمہ میں ایک بزرگ سے ایک شعر سنا جو صبح سے میرے کانوں میں گونج رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ:

میں کہاں اور کہاں یہ نسیمِ صبح
میں کہاں اور کہاں یہ نکہتِ گل
نسیم صبح یہ تیری ذات حق ہے

اب لگا کہ ذاتِ حق کی رحمت اور خالق کرم نکہتِ گل بھی نسیم سحر بھی ایک لباس میں چھپے ہوئے ہیں۔ مبارک ہو کہ اب انتظار کی ضرورت نہیں علامہ اقبال تو منتظر تھے اور کہتے تھے:

کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباس مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبین نیاز میں

مگر اب انتظار کی ضرورت نہیں۔ اقبال منتظر تھے مگر اب

الحمدللہ ذات حق عیاں ہوگئی ہے۔ جزاک اللہ۔ نعرۂ رسالت۔

اب میں دوسرا تعارف اس نوجوان صحابی' اس نوجوان ولی کا کرواؤں گا جس کے سفر کا آغاز ہی صدیقیت سے ہوا ہے اور جس رات ہمیں نیابتِ مصطفیٰ عطا ہوئی تھی اگلی صبح ہم کراچی گئے تھے اور سب سے پہلے وابستہ ہونے اور وارفتہ ہونے والی وہ ہستی تھے۔ سید زید زمان۔

کتابوں میں پڑھا تھا کہ چالیس چالیس سال چلّے کئے جاتے تھے۔ ریاضت اور مجاہدہ ہوتا تھا۔ میرے آقا سید علیہ الصلوٰۃ وسلم کی انتہا سے شدید انتہائی محبت کے بعد ایک طویل سفر ریاضتِ زہد اور مجاہدے کا گزارا جاتا تھا۔ تو آقا کی زیارت ہوتی تھی۔ کہاں یہ ماحول' کس کے پاس وقت ہے کہ چلّے کرے۔ کس کے پاس وقت ہے کہ صدیوں کی عبادتیں کرے اور پھر دیدار نصیب ہو۔ تڑپ تو تھی دیدار نصیب ہو راز سمجھ میں آیا' زہد ہزاروں سال کا اور پیار کی نگاہ ایک طرف۔ ؎

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں

اپنے کسی ایسے پیارے کو دیکھیں جو پیار کی وہ نگاہ دے کہ صدیوں کا سفر لمحوں میں طے ہو جائے۔

یوسف کذاب ہے اسے پھانسی دی جائے: علماء

یوسف کو سزا نہ دی گئی تو عوام قانون ہاتھ میں لے لیں گے

تمام اسلامی دینی جماعتوں اور دانشوران قانون کا نمائندہ اجتماع جو لاہور پیلس میں ادارہ روزنامہ "خبریں" اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ؐ کی دعوت پر منعقد ہوا ہے۔ اس نے بدبخت یوسف علی مرتد کذاب کی ڈائری کے اوراق کی تحریروں کا بغور ملاحظہ کیا۔ اس کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹیں بھی بغور دیکھیں اور توجہ سے سنیں جس نے ہمارے دینی جذبات کو انتہائی مجروح کیا۔ ان سے صاف اور صریحاً توہین رسالت ؐ کا ارتکاب ہوا ہے۔ اس دریدہ دہن نے اللہ سبحانہ تعالیٰ اور قرآن مجید کی اہانت کرتے ہوئے اس گستاخی کی بھی جسارت کی ہے کہ حضور ؐ رسالت مآب ؐ کا ظہور پورے آب و تاب سے اس ناپاک شخص میں ہوا ہے۔ اس نے بنت رسول ؐ حضرت فاطمہ ؓ، صحابہ اکرام ؓ علمائے عظام، اولیائے کرام کی بھی اہانت کی ہے۔ اس کیلئے پاکستان میں توہین رسالت ؐ کے 295 سی کا قانون موجود ہے۔ صحابہ اکرام، ائمہ عظام امہات المومنین کی اہانت کے جرم کیلئے 298 اے کا قانون موجود ہے۔ اسلئے ہمارا حکومت کے ساتھ پوری قوت سے مطالبہ ہے کہ وہ متعلقہ قوانین پاکستان کے تحت ان جرائم کے علاوہ جن دیگر گھناؤنے جرائم کا اس بدبخت نے ارتکاب کیا ہے اس کے بارے میں دائر شدہ کیس کی سماعت کیلئے ہائی کورٹ کے جج صاحبان پر مشتمل فل بنچ تشکیل دیا جائے جو اس سنگین مقدمے کی سماعت کر کے اس مردود کو فوری قرار واقعی سزا دیں ورنہ ہمیں اندیشہ ہے کہ عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں لیکر اس بدبخت کو کیفر کردار تک پہنچا دیں گے۔ اس کے تمام شریک جرم ساتھیوں کو فوری طور پر گرفتار کر لیا جائے اور انہیں بھی قرار واقعی سزا دی جائے۔ یہ اجتماع حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اگر کسی بھی صورت میں یہ بدبخت شخص اور اس کے ساتھی ملک سے فرار ہو گئے تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہو گی کیونکہ یہ اندیشہ بھی موجود ہے کہ اس کے بااثر پیروکار اس کو ملک سے باہر بھگانے کی کوشش کریں گے۔

جے یو پی اور ورلڈ اسلامک مشن کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی نے کہا ہے کہ ابوالحسنین یوسف علی نے جو کچھ کہا، آڈیو کیسٹ میں جس طرح صحابہ کرام ؓ کو پیش کیا اور جس طرح اس کے گواہان بتاتے ہیں وہ گستاخِ رسول ؐ اور واجب القتل ہے۔ اس کیلئے کسی فتوے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس کا فتویٰ 1400 سال پہلے نبی کریم ؐ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے دے دیا تھا اور اندرونی اور بیرونی طور پر مملکت کے حالات خراب ہونے کے باوجود بڑے بڑے سپہ سالاروں کو واپس بلا لیا تھا اور سب سے پہلے مسیلمہ کذاب اور اس کے فتنے کا خاتمہ کیا تھا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس مسیلمہ کذاب کے دو آدمی پیغام لے کر آئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے ان سے پوچھا تھا کہ کیا آپ بھی اس کے ماننے والوں میں سے ہیں، پیغام لانے والوں نے اثبات میں سر ہلایا جس پر حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا اگر پیغام لانے والے کو قتل کرنے کی حضرت محمد ؐ نے اجازت دی ہوتی تو آپ کی گردنیں کاٹ دیتا۔ کذاب یوسف خود ہی نہیں بلکہ اس کے ماننے والے بھی واجب القتل ہیں، حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے فتوے کے بعد اب کسی فتوے کی گنجائش نہیں، یہ جتنا عرصہ زندہ رہا حکمرانوں پر عذاب آتا رہے گا۔ خانہ کعبہ میں جو شخص بھی داخل ہو گیا اسے امن مل گیا، یہ بات ہے مگر گستاخِ رسول ؐ کو خانہ کعبہ کے پردوں نے بھی پناہ نہیں دی تھی اور اسے خانہ کعبہ کے اندر ہی قتل کر دیا گیا تھا۔ حضور اکرم ؐ کے ناموس کے تحفظ کیلئے جو شخص بھی کام کرتا ہے اسے دنیا اور آخرت میں اس کا صلہ ملتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے 1400 سال پہلے ہی طے کر دیا تھا کہ گستاخ رسول واجب القتل ہے: شاہ احمد نورانی

یوسف توہین رسول ؐ بھی کرتا ہے اور توہین اللہ بھی

حکومت نے اسے مہلت دی تو اس فتنے کا مقابلہ کرنا مشکل ہو گا: شاہ تراب الحق

یوسف کو پھانسی نہ ملی تو عذاب الٰہی نازل ہو گا
ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک

سابق رکن قومی اسمبلی اور جماعت اہلسنّت کراچی کے صدر شاہ تراب الحق نے "خبریں" کو بتایا کہ انہوں نے کذاب یوسف کی آڈیو اور ویڈیو کیسٹ سنی، اس کا کفر واضح ہے، وہ توہینِ رسالت ؐ بھی کرتا ہے اور توہینِ اللہ بھی۔ وہ قرآنی آیات کو غلط پڑھتا ہے اور ان کا غلط ترجمہ کرتا ہے، وہ اپنی زبان سے کہتا ہے کہ "اصلوٰۃ السلام علیک یا انسانِ کامل" اب دیکھیں اصلوٰۃ السلام علیک تو عربی کا لفظ ہو گئے اور انسانِ کامل فارسی کا لفظ ہے، اس سے وہ اپنی ذات مراد لیتا ہے اور یہاں بھی اس کی گستاخی واضح ہو جاتی ہے اگر حکومت نے اسے مہلت دی یا کسی عدالت نے اسے ضمانت پر رہا کر دیا تو اس فتنے کا مقابلہ کرنا فتنہ قادیانیت سے بھی زیادہ مشکل ہو جائے گا۔

ابوالحسنین محمد یوسف گستاخ رسول اور موجودہ صدی کا سب سے بدبخت انسان ہے۔ آج تک کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ (نعوذباللہ) محمد ؐ ہے اور نہ ہی کسی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس میں رسول ؐ اللہ کی روح حلول کر گئی ہے۔ یہ اپنے جھوٹے دعویٰ کی وجہ سے واجب القتل ہے اور اس کے ساتھ کسی بھی قسم کی رعایت کرنا امت مسلمہ کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ میں اس ملعون کو پندرہ سال سے جانتا ہوں۔ یہ اول درجے کا مکار، جھوٹا اور گمراہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار معروف عالم دین اور عالمی شہرت یافتہ سکالر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے "خبریں" سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ متعدد ایسی خواتین کو جانتے ہیں جنہیں یہ ملعون (نعوذباللہ) ازواج مطہرات بنا چکا ہے اور کئی ایسے حضرات کو جانتا ہوں جنہیں وہ حضور نبی اکرم ؐ کا دیدار کروانے کا کہہ کر اپنا دیدار کرواتا ہے اور اگر کوئی وضاحت مانگے تو کہتا ہے کہ اندھے ہو آنکھیں نہیں ہیں۔ اب تک رسول ؐ اللہ کو نہیں پہچانتے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ ہم اسے کیپٹن یوسف کہتے ہیں کیونکہ یہ فوج سے نکالا گیا تھا۔ جب میں سعودی عرب میں تھا تو یہ اکثر میرے پاس آتا اور کئی کئی دن میرے گھر قیام کرتا۔ میں اس کی مصروفیات کا خیال نہ کرتا۔ اس دوران اس نے میرے گھر آنے جانے والے افراد سے روابط بڑھائے اور ایڈریس لے لئے اور پھر مجھے پتا چلا کہ اس نے ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی بنا رکھی ہے اور میرے کئی جاننے والوں سے ہزاروں لاکھوں بٹور چکا ہے۔ میں نے اپنے گھر میں اس کا داخلہ بند کر دیا۔ پھر مجھے پتا چلا کہ اس نے میرے دیرینہ دوست خواجہ غفور احمد کی بیٹی اور داماد سے 35 ہزار ریال ورلڈ اسمبلی کے نام پر بٹور لئے ہیں۔ پھر مجھے لندن سے میرے جاننے والوں کا فون آیا کہ یہ ان سے دس ہزار پاؤنڈ ورلڈ اسمبلی کے نام پر بٹور چکا ہے۔ سعودی عرب، انگلینڈ، امریکہ اور کینیڈا سے یہ ہزاروں ڈالر، پاؤنڈ اور ریال اکٹھے کر کے پاکستان آ گیا اور شادمان میں ڈیرے ڈال لئے۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے بتایا کہ اس دوران وہ پاکستان آئے تو اس کذاب نے مجھ سے فرمائش کی کہ میں شادمان میں جمعہ پڑھاؤں۔ میں مسجد پہنچا تو اس نے میرا تعارف ورلڈ اسمبلی آف مسلم یونٹی کے سرپرست کے طور منبر رسول ؐ پر کھڑے ہو کر کروایا۔ میں خاموش ہو گیا اور خطبہ جمعہ کے بعد میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے منبر رسول ؐ پر کھڑے ہو کر جھوٹ کیوں بولا تو وہاں بھی جھوٹ بول گیا کہ میں نے صرف آپ کی عزت کیلئے ایسا کہا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے مزید بتایا کہ 1988ء میں میں مدینہ منورہ میں روضہ اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ یہ ملعون میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ابھی تھوڑی دیر قبل حضور نبی کریم ؐ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے کہا کہ تم اپنی کوششیں تیز کر دو کیونکہ 1992ء تک پاکستان میں اسلام پوری طرح نافذ ہو جانا ہے، جس پر میں اور میرے ساتھی طیش میں آ گئے مگر روضہ رسول ؐ کی حرمت کا تقاضا مجھے خاموش رہنے پر مجبور کر گیا۔ میں نے اتنا کہا کہ بدبخت انسان میں اتنا گونگا بہرا نہیں کہ حضور اکرم ؐ کے مبارک قدموں کی چاپ نہ سن سکوں اور اس کی لعنت ملامت کے بعد اسے چلے جانے کو کہا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ اس سے زیادہ لعنتی آدمی تو کوئی ہو ہی نہیں سکتا جو حضور ؐ کے قدموں میں روضہ اقدس پر بیٹھ کر حضور ؐ کے حوالے سے اتنا بڑا جھوٹ بولے۔ میں نے یہ الفاظ سننے کے بعد اس غلیظ آدمی سے ملنا ترک کر دیا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے کہا کہ جو لوگ اس کے جال میں پھنسے رہے اب ان کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کیونکہ حقیقت ان کے سامنے آ چکی ہے۔ اس لئے انہیں کلمہ طیبہ پڑھ کر تجدید ایمان کرنا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرنا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صراط مستقیم کی طرف لوٹا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یوسف کذاب جیسے شخص کیلئے طاغوت اور مرتد سے بھی بڑھ کر الفاظ استعمال کئے جانے چاہئیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے کراچی کے ایک دوست نے انہیں ایک فائل بھیجی ہے جس میں اس مردود کی غلاظت کے بہت سے ثبوت ہیں اور ایسی تصاویر ہیں جن میں خواتین کے ساتھ یہ قابل اعتراض حالت میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس مردود کو پھانسی نہ دی گئی تو ایسی حرکتیں کرنے والوں کا سیلاب آ جائے گا اور ہم پر عذاب الٰہی نازل ہو گا کہ ایسے مردود کو ہم نے کھلی چھٹی دے دی۔ انہوں نے بتایا کہ اس بدبخت نے ان کا نام پوری دنیا میں استعمال کیا۔ ایک وقت وہ بھی تھا کہ یہ بدبخت میرے ساتھ 24 گھنٹے چمٹا رہتا، پھر اپنی بیٹی کی شادی میرے بیٹے جنید سے کرنا چاہتا تھا۔ میں نے جنید سے اس بارے میں بات کی تو جنید نے انکشاف کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کی بیٹی کے دو نام ہیں۔ ایک عائشہ اور دوسرا فاطمہ۔ میرے علم میں اس وقت تک اس کی بیٹی کا ایک ہی نام تھا جو عائشہ تھا اور گھر میں یہ اس کو عائشہ ہی کے نام سے پکارتا تھا۔ بعد میں میں نے پوچھا کیپٹن یوسف تمہاری بیٹی کے دو نام ہیں تو اس نے کہا کہ کبھی کبھار اسے فاطمہ بھی کہتے ہیں۔ میرے بیٹے نے کہا یہ اول نمبر کا جھوٹا ہے اور مجھے بھی ورلڈ اسمبلی کا نمائندہ کہتا ہے، جس پر مجھے اسے انکار کرنا پڑا۔ ڈاکٹر غلام مرتضیٰ ملک نے بتایا کہ بعض مقامات پر اس نے یہ بکواس بھی کی ہے کہ نعوذباللہ اللہ تعالیٰ کی ذات اس مردود میں حلول کر گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کراچی میں اور لاہور میں اس نے شادیاں کر رکھی ہیں اور یہ عورتوں کی محفل میں بہت غلیظ باتیں کرتا ہے۔ انہوں نے اس کا طریقہ واردات بتاتے ہوئے کہا کہ یہ لوگوں سے کہتا تھا کہ کثرت سے رسول ؐ پر درود و سلام بھیجو پھر انہیں علیحدہ کمرے میں لے جاتا اور وجد کی حالت میں سلام بار بار تیزی سے پڑھنے کو کہتا، پھر آنکھیں بند کرواتا اور پھر کہتا آنکھیں کھولو اور سامنے خود بیٹھا ہوتا پھر پوچھتا دیدار ہوا تو کمرے میں اسے اکیلا پا کر نبی کریم ؐ کے دیدار کا خواہشمند سوالیہ انداز میں پوچھتا حضور ؐ کہاں ہیں تو یہ غصے میں آ جاتا اور کہتا آنکھیں رکھتے ہوئے بھی اندھے ہو حضور ؐ کا دیدار اب بھی نہیں ہوا، "اجی ہم ہی ہیں۔ اب بتاؤ دیدار ہو گیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس مردود کو سزائے موت دی جائے تاکہ اس کی کذب بیانی سے امت مسلمہ محفوظ رہ سکے۔

ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی

یوسف علی کے خلاف احتجاج کا منظر

میجر جنرل (ر) محمد حسین انصاری

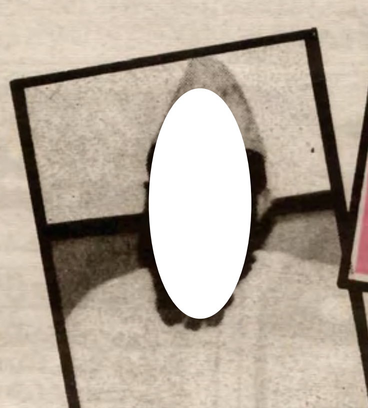

مولانا زبیر احمد ظہیر

یوسف گستاخ رسول ؐ اور اس صدی کا سب سے گمراہ انسان ہے

اس نے بنت رسول ؐ حضرت فاطمہ ؓ کی بھی توہین کی ہے

بقیہ: ویڈیو کیسٹ

آپ' ہے کوئی اس سے اوپر کوئی مقام' اے اللہ کے بندو آقا کی رحمت خاصہ ہے۔ اے ایمان والو کے انبیاء کے اوپر کوئی مقام نہیں ہے انبیاء بھی تبھی انبیاء ہیں جب ہیں اور آج آقا کی دعوت یہ ہے کہ آؤ مجھ میں گم ہو جاؤ' وہاں جاؤ گے جہاں نہ کوئی نبی ہے نہ کوئی ولی ہے' نہ مقرب ہے' صرف محمد ہی محمد ہے اللہ سبحانہ وتعالٰی آپ سب کو مبارک کرے لیکن جب سے حضور سیدنا نے اپنا ظہور فرمایا۔ سب باتیں ہی اہم ہیں۔

بقیہ: بیانات

اس کو نقد رقم ادا کی۔ اس سے اگلا نماز جمعہ یوسف علی نے میرے رہائشی علاقہ والی مسجد میں ادا کی۔ جمعہ کے بعد یوسف علی میرے گھر آیا۔ اس کے ساتھ جو ساتھی جمعہ ادا کر رہے تھے وہ بھی آئے۔ ان کو میری معلومات کے بغیر ہار لانے کیلئے کہہ چکا تھا۔ جب وہ لیکر آگئے کہ آپ کو ہم بتاتے ہیں صوفہ پر بیٹھا ہوا تھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کہا "انا محمد" (یعنی میں ہی محمد ہوں) میں ابھی سن کر سنبھل نہ پایا تھا کہ آٹھ دس اس کے ساتھی مجھے ہار ڈال کر گلے ملنا شروع ہو گئے (کموڈور یوسف صدیقی بھی ان میں شامل تھے) میں خاموش ہو گیا۔ بعد میں سوچا تو ساتھ رہ کر شواہد اکٹھے کرنے کا ارادہ کیا۔ اندر سے میں تبدیل ہو گیا تھا مگر ظاہر میں یوسف علی کے ساتھ رہا۔ اکثر اپنی خاص خاص محفلوں میں کہتا تھا کہ یہ مصطفوی خاندان ہے۔ یہ محفل روئے زمین پر بہترین لوگوں کی ہے۔ ایک محفل میں کموڈور یوسف صدیقی صاحب نے سوال کیا کہ حضرت (یوسف علی کو) آپ (یوسف علی) آدمؑ اور بعد میں دیگر انبیاءؑ کے لباسوں میں آتے رہے پھر 1400 سال پہلے آئے پھر بعد میں مختلف اولیاء کے لباسوں میں آئے اور اب بھی آپ موجود ہیں۔ سب سے زیادہ شان کب تھی' یوسف علی نے کہا 1400 سال پہلے شان تھی۔ مگر جواب شان ہے وہ کبھی نہ تھی۔ اس وقت وہ ڈیوٹی پر تھے اب بیوٹی (BEUTY) پر ہے۔

ریگولر و بذریعہ ڈاک کورسز

فاضل اردو * عربی * پنجابی ہر کورس ایک سالہ	الیکٹرو ہومیو پیتھک ڈاکٹر / لیڈی ڈاکٹر			حکیم کورسز	
	M.D.E.H	D.E.H.M	D.E.Hom.	B.I.S.S	D.I.S.S
	دو سالہ	ایک سالہ	سہ ماہی	دو سالہ	ایک سالہ

ایکوپنکچر	کروموپیتھی
D.Ac	D.C
سہ ماہی	سہ ماہی

داخلہ جاری ہے

تعلیمی قابلیت میٹرک۔ قانونی تحفظ بذمہ ادارہ۔ پہلے سے مہارت رکھنے والے صرف امتحانی پرچہ حل کرکے ڈپلومہ حاصل کریں۔ پراسپکٹس و فارم داخلہ کیلئے 10 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کیجئے۔ تیسے یا ڈائل کیجئے۔ 730595-728240

پرنسپل الحسن الیکٹرو ہومیوپیتھک میڈیکل کالج رجسٹرڈ 161/B آنحیرہ کوٹی نمبر 2 ... فیصل آباد

خواتین کیلئے خوشخبری

بوہڑ کا دودھ اور ناریل لہسن اور سرسوں قوت مردمی کے لیئے

بوہڑ کا دودھ' اللہ تعالٰی نے بوہڑ دودھ میں بے پناہ مردانہ قوت بخشی ہے قوت باہ کیلئے اللہ تعالٰی کا انمول عطیہ ہے بند ناریل میں یہ دودھ 40 ٹن تک بڑا ہے تو اسکی طاقت بچے موتیوں سے بھی بہتر ہے اس سے بازوؤں کی پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے اور کمزور بازوؤں میں طاقت پیدا کرتا ہے۔ 15 اپریل سے 30 جون تک اگر بتاشے میں 5 تا 10 قطرے ایک سیزن استعمال کیا جائے تو وفشا پیشہ ساری زندگی مردانہ طاقت میں کمی نہیں آئیگی امساک پیدا کرتا ہے سرعت انزال کیلئے بہتر ہے لہسن اور سرسوں اس کا تیل نکال کر طلا تیار کیا جاتا ہے نہایت گرم ہے فوراً رگوں میں جذب ہو جاتا ہے کمزور رگوں کو طاقتور بناتا ہے مردہ رگوں کو نئی زندگی بخشتا ہے جریان لاغری قطرہ نکلنا اور ٹیڑھے پن کے لیے نہایت مفید ہے جنسی کمزوری جسمانی کمزوری سے گہرا تعلق ہے بازوؤں کمزور ہونے کی وجہ سے کمر کا درد جوڑوں کا درد، پٹھوں کی کمزوری، طبیعت میں ہر وقت سستی، سر درد وغیرہ بالمشافہ ملیں یا VP منگوائیں مکمل کورس 45 دن 90 کیپسول اور 3 شیشی طلا قیمت 450/ روپے ڈیلیوری یا ٹوٹی فرض ہے عورت کو اندرونی طور پر کھوکھلا کر دیتی ہے کمر کا درد پٹھوں کا درد ماہواری کی بے قاعدگی اس عورت کا چہرہ پیلا رہتا ہے آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے ورم رحم اور سیلان الرحم کی شکایت بھی پائی جاتی ہے بریسٹ کا ڈھیلا پن چہرے پر فالتو بال جسمانی کمزوری وغیرہ کے لیے رابطہ کریں یا بذریعہ وی پی منگوائیں۔

طب انبیاء مہد دواخانہ رجسٹرڈ این ایل سی پیٹرول پمپ مراقبہ ہال روڈ سول کیمپ اسلام آباد